حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين

ازبسکہ عالیجناب معلی و مقدس القاب جامع دین مبین مروج شرع متین مجتہد وحید
فقیہ آل محمد مجتہد العصر جناب مولوی سید علی محمد صاحب لازالت
شموس افاداتہ ساطعۃ و اقمار افاضاتہ لامعۃ نے ۱۲۹۲ ہجری میں ترجمہ
ترجمۃ الصلوۃ فرمایا تھا بخیال اسکے کہ نماز میں حضور قلب شرط ہے اور حضور قلب
بے فہم معنی نماز وغیرہ کے متصور نہیں ہو سکتا و عوام مومنین فہم معنی عربی سے معذور ہیں اور وہ لکھا

رسالہ ترجمۃ الصلوۃ اردو

۱۲۹۲ھ

مسودات میں افتادہ تھا اور لوگ فیض سے اوسکے محروم تھے لہذا حسب فرمایش
جناب فضائل و فواضل مآب حقائق پناہ و دقائق اکتناہ ناصر شریعت
سید المرسلین مروج طریقت ائمہ معصومین اجل اکرم برکت و خیر مجسم
اکمل ابجل عالم باعمل البری من کل شین و مین جناب مولوی شیخ ارشاد حسین صاحب
قبلہ زاد توفیقہ رئیس نمونہ جائس و جاہ البقاء جونپور حرس عن الشرور خاص
واسطے مذہب شیعہ کے

مطبع اثنا عشریہ میں حسن اہتمام سے سید عابد علی ... چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین
وسید المرسلین محمد واہلبیتہ الطیبین الطاہرین
اما بعد کہتا ہے بندۂ محتاج رحمت پروردگار صمد علی محمد بن
سلطان العلماء جناب مولوی سید محمد دام ظلہ العالی بدوام الایام
واللیالی کہ یہ ترجمہ ہے رسالۂ شریفہ ترجمۃ الصلوٰۃ کا کہ تالیفات
سے عمدۃ المحدثین زبدۃ المجتہدین جناب ملا محمد باقر مجلسی طاب ثراہ
وجعل الجنۃ مثواہ سے ہے اور محض واسطے عموم نفع اور خوشنودی
حق تعالی کے تالیف کیا گیا ومن اللہ التوفیق مصنف علیہ الرحمہ
فرماتے ہیں اور ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ چونکہ نماز عمدہ
ارکان ایمان سے ہے پس سزاوار ہے مومن کو آگاہی شرائط آداب سے

اوسکے پس چاہیئے کہ جانے یہ کہ خدا ایسا ہی کہ تمام آسمان و زمین
اوسنے پیدا کئے ہین اور ہر عاقل پر ظاہر ہی کہ کوئی بناے بے بنانیوالے
کی نہین ہوسکتی اور سزاوار ہی جاننا خدا کو منزہ اس امر سے کہ وہ مشابہ
کسی مخلوق کے ہو اور لازم ہے اعتقاد اس امر کا کہ خدا جسم
نہین رکھتا اور لون و بزرگی و خوردی و رنگ و بو و مزہ نہین رکھتا
اور کوئی شخص حواس خمسہ سے احساس اوسکا نہین کرسکتا اور سزاوار
ہی یہ کہ جانے خدائے عزوجل کو کہ وہ کہین نہین ہے اور پھر
سب کہین موجود ہی اور جاننا چاہیئے اس امر کا کہ حق تعالے ہر شئی
پر قادر ہی اور ہر چیز کا اختیار رکھتا ہی اور اپنی قدرت کاملہ سے
اوسنے جو چیزین کہ معدوم تہین اونہین موجود کیا اور سزاوار ہے
اعتقاد اس امر کا کہ خدا عالم و دانا ہر ایک چیز سے ہی اور جس چیز
کو چاہتا ہی اور ارادہ کرتا ہی کہ یہ پیدا ہو تو بمجرد ارادہ کے وہ چیز
پیدا ہو جاتی ہے اور جب انسان فکر کرتا ہے خلقت مین
کسی ذرہ کی ذرات کائنات سے تو معلوم کرتا ہے کہ کوئی خدا
ایسا ہی کہ اوسنے اسے پیدا کیا ہی اور حق تعالی کوئی امر بیکار یا
عبث نہین کرتا اور انسان کو بھی اوسنے عبث نہین پیدا کیا
بلکہ عبادت کے لئے پیدا کیا ہے چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہے

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ یعنی نہین پیدا کیا
مین نے جن اور انس کو مگر تاکہ عبادت کرین وہ میری اور جناب
باری محتاج بندونکی عبادت کا ہرگز نہین بلکہ چاہتا ہی کہ میری
عبادت کرین تاکہ مین اونہین ثواب غیر متناہی عنایت کرون
پھر چونکہ درمیان جناب باری کے اور اوسکی بندونکی بعد عظیم تہا
اس لئی اوسنے بندونمین سے کچھہ لوگون کو مرتبہ عالیہ رسالت پر
فایز کیا اور اونہین حکم کیا کہ تم ہدایت کی لئی بندونمین جاؤ
اور اونہین راہ راست بتاؤ اور ہر ایک پیغمبر کو کچھہ معجزے
کرامت فرمائے تاکہ بسبب اون معجزونکے لوگ اونکی تصدیق
کرین اور بندگان الٰہی پر ظاہر ہو کہ خدا کی جانب سی آئے ہین
چنانچہ اونہین پیغمبرونمین سی ہمارے پیغمبر جناب محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ و آلہ کو ہماری ہدایت کی لئی بہیجا اور زیادہ ہزار
معجزون سی اون حضرت کو عنایت فرمائے بلکہ سب معجزے
اگلے نبیون کے فقط اونہین عنایت کئی اور منجملہ اونحضرت
کے خصایص کے یہ امر ہی کہ معجزہ اون حضرت کا تا بقیام
قیامت باقی رہیگا بخلاف اور نبیون ع کے کہ معجزے اونکے
فقط اونہین کی حیات تک باقی رہے اور وہ معجزہ قرآن مجید ہے

اس لیے کہ جناب رسالتماب صلعم نے تمام فصحا و بلغاء عرب سے
فرمایا کہ اسکا جواب لاؤ اور وہ عاجز ہوگئے اور جواب نہ لا سکے
پھر فرمایا کہ دس سورہ ایسے جواب مین اسکے لاؤ اوسمین بھی
وہ عاجز ہوئے پھر فرمایا کہ کسی چھوٹے سورہ کی مثل سورہ لاؤ
اور کوئی اوسکی مثل بھی نہ لا سکا بلکہ سب نے اعتراف عجز کا کیا
اور جس شخص نے کہ پابندی تعصب و حمیت جاہلیت کی نکی
وہ شرف اسلام سے مشرف و ممتاز ہوا اور اعجاز قرآن مجید کا
بہت وجہونسی ثابت ہی اول یہ کہ قرآن مجید اعلی مرتبہ
فصاحت و بلاغت مین ہے کہ کوئی شخص اوسطرح کی فصاحت
و بلاغت پر قادر نہین دوسرے یہ کہ قرآن مجید کا ایسا نظم و نسق
اور اسلوب مرغوب ہی کہ کبھی ایسا کلام کسی کے گوش زد نہ ہوا
تیسرے یہ کہ وہ محیط و متضمن ہے جمیع علوم اولین و آخرین
چنانچہ ہزار برس سی زیادہ گذرے ہین کہ ہزارون عالم و فاضل
قرآن مجید مین غور کرتے ہین اور اوس سی استفادہ و استنباط
علمون کا کرتے ہین اور ابتک ایک قطرے پر بھی اوس بحر
ذخار کی محیط نہین ہوئے اور جس قدر زیادہ فکر کرتے ہین
اور زیادہ علم اوس سی مستنبط ہوتی ہین اور فوائد کثیرہ مستنبط

ہوتے ہین اور باوجودیکہ جناب رسالتمآب صلعم نی آمد و رفت کسی
عالم کے پاس نکی تہی اور مطلقاً کسی سی استفادۂ علوم نفرمایا تہا
بلکہ عرب مین خصوصاً مکہ معظمہ مین عہد کرامت مہد مین اوس
جناب کی کوئی عالم بہی نتہا پہر باوجود اوسکے علم نبوّت سے
وہ جناب خبر دیتی تہی ساتہہ اون سب کتابونکے جو اگلے نبیون
پر نازل ہوئین تہین اور بیان فرماتے تہے حال اون سب
نبیونکا چوتہے یہ کہ جس کتاب یا حکایت کو دو بار پڑہین
تو پہر اوسکے پڑہنی مین یا سننی مین جی نہین لگتا بخلاف
قرآن مجید کے کہ اگر اوسی سو بار بہی پڑہین تو اور رغبت اوسکی
جانب زیادہ ہوتی ہے پانچوین یہ کہ قرآن مجید مین حق تعالی
نی اکثر امور آیندہ کی خبر دی ہے اور بہت سی امر اونمین سی
واقع ہوئی اور بہت واقع ہونگے چہٹے یہ کہ قرآن مجید
باعث شفا ہی اکثر امراض و بیماریونسی اور دافع اکثر آفتون
کا ہے پس جس آیہ کو خلوص نیت سی کسی امر کی لئی پڑہے
تو البتہ وہ مطلب بر آتا ہی اور بیان باقی اوس اعجاز کا اور اون
معجزون کا کہ قرآن مجید مشتمل ہے اوسپر ممکن نہین اور حصر اونکا
نہین ہوسکتا ہی اور اسی طرح اور بہی معجزے اون حضرت صلعم کے

مثل زندہ کرنے مردے کے اور شق القمر کے اور شہادت
سنگ وچوب اور در و دیوار بعثت پر اونحضرت صلعم کے اور اسیطرح
کچھہ معجزے کہ دست حق پرست حضرت امیر المومنین ع اور ائمہ
معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین سے ظاہر ہوئی جیسیا
کہ دلالت کرتے ہین حقیت امامت پر اون حضرات ع کی
اوسی طرح دلالت کرتی ہین حقیت نبوت جناب رسالتمآب صلعم پر
اس لیئے کہ اون حضرات ع نی با وصف اظہار اُن معجزات کے
اعتراف و اقرار نبوت جناب رسالتمآب ص کا بھی کیا بلکہ معجزے
ان سب کی دلیل وجود پروردگار پر بھی ہین جیسا کہ جب سے
نبی معجزات ظاہر کرتے تھے تو لوگ کہتے تھے کہ اگر خدا نہوتا
تو کیونکر ایسی معجزات پر قدرت حاصل ہوتی اور اعتقاد کرنا
چاہیئے کہ بعد جناب رسالتمآب ص حضرت امیر المومنین ع خلیفہ
اور جانشین اون حضرت ص کی ہین اور اطاعت اونکی تمام خلق پر
واجب و لازم ہے اور بعد اونکی حضرت امام حسن علیہ السلام
اور بعد اونکی حضرت امام حسین علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت
امام زین العابدین علیہ السلام اور بعد اونکی حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام اور بعد اونکی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

اور بعد اونکے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اور بعد اونکے
حضرت امام علی ابن موسیٰ الرضا علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام محمد تقی
علیہ السلام اور بعد اونکے حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور
بعد اونکے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام اور بعد اونکے
حضرت صاحب الزمان محمد مھدی علیہ السلام کہ امام ہین زمانے
کو ہین اور غایب ہین اور ظہور فرمائین گے اور عالم کو عدل
و داد سے مملو فرمائین گے اور سب کافرون اور منافقون کو
دین حق مین لائینگے اور جب جناب رسالتمآب صلعم حجۃ الوداع سے
مراجعت فرمائی اور غدیر خم مین پہونچے تو حکم خدا ہوا کہ وہ حضرت
جناب امیر کو اپنا وصی جانشین فرمائین پس جناب رسالتمآب
نے امتثال امر الٰہی کیا اور بعد ازان ارشاد کیا کہ گیارہ معصوم ترتیب
ایک کے بعد دوسرا میرے خلیفہ و جانشین ہین اور بارہوین امام
غایب ہونگا اور پھر ظہور کرینگے اور دنیا کو پُر از عدل و داد فرمائینگے
بعد اسکے کہ مملو جور و فساد سے ہوا اور یہہ بھی اعتقاد کرنا چاہیے کہ جو
کچھہ خاتم المرسلین جناب رسالتمآب نے فرمایا ہے وہ سب
بے کم و کاست صحیح و درست ہے اور منجملہ اون امرون کے
یہہ ہے کہ جب حضرت صاحب العصر علیہ السلام ظہور فرمائینگے

تو دشمنونکو زندہ کرینگے اور بہت شیعہ بہی کہ ایماندار و ممتاز ہین
زندہ کئی جاینگے اور شیعہ داد اپنی اوس جناب سی طلب کرینگے
اور شکایت اپنی دشمنون کی کرینگے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے
نے قرآن مجید مین خبر دی ہی اور اعتقاد کرنا چاہیئے کہ سوال قبر
و عذاب قبر و ثواب قبر برحق ہے اور قیامت حق ہی اور سب
مردے زندہ ہونگی اور جزاے عمل پاینگے اور بہشت حق ہے
اور دوزخ حق ہے اور جب کوئی لڑکا بالغ و عاقل ہوا اور چاہیے
کہ نماز پڑہے پس اگر جنب ہوا اور نماز کا وقت داخل ہوا ہو تو
غسل جنابت کری اور اسطرح نیت کری کہ غسل جنابت کرتا ہون مین
واسطی اس نماز کی اور باقی نمازون کیے اور اون چیزون کیے
کہ جو بسبب اس غسل کے مباح ہوتی ہین واجب قربتہً الی اللہ
اور اگر قصد محض رضای خدا کرے تو بہی کافی ہے یعنی یہ ارادہ
کری کہ چونکہ حق سبحانہ تعالی نے نماز پڑہنے کا حکم کیا ہی تو اسلئے
نماز پڑہتا ہون اور امتثال امر الٰہی کرتا ہون اور اگر قبل وقت
غسل کری تو فقط قصد قربت کری اور قصد واجب و سنت نہ کریے
اور اگر یہہ قصد کری کہ مطلق نمازین اس سی مباح ہون تو بہتر ہے
اور اسی طرح اگر با وضو نہو تو وضو کرے اگر وقت نماز ہو تو قصد

وجوب وگرنہ بقصد قربت اور اسی طرح اگر عورت حائض یا نفسا
ہوا ور خون سی پاک ہو تو غسل حیض یا نفاس بجالائی اور اگر
وقت نماز ہو تو بقصد وجوب وگرنہ بقصد سنت اور اگر نماز قضا
انکی ذمہ مین ہو تو قبل وقت بہی غسل و وضو کو واسطے اوس نماز
قضا کی بہ نیت وجوب بجالاسکتی ہین اور اگر یقین اسکا نہو تو
ذمہ مین قضا ہی جیسا کہ مذکور ہوا تو نیت کرے کہ غسل کرتا ہون
واسطے رفع حدث و مباح ہونے نماز کی اور مباح ہونے جمیع اون
چیزون کے کہ غسل سی مباح ہوتی ہین قربۃ الی اللہ اور جب نیت
سی فارغ ہو تو پانی سر پر ڈالی اور تمام سر و گردن کو دہوئے
اور اگر بال ہون تو پانی بالون کے نیچے بہی پہونچائے اور اگر کان مین
سوراخ ہو تو احوط یہہ ہی کہ اوسمین بہی پہونچائے اور مجرب
ہے کہ سوراخ گوش وغیرہ بند نہین ہوتا جس قدر مدت گذری
اور البتہ پانی بالونکی نیچے پہونچانا چاہئے اور علما مین مشہور
یہ ہی کہ خود بالونکا دہونا ضرور نہین مگر اگر بال بہی دہوئی تو احوط
ہے اور عورتونکے پیچیدہ بالونکا کھولنا بہتر ہی خصوصا
غسل حیض و نفاس مین اور جب دہونی سے سر و گردن کے
فارغ ہو تو بدن دہوئی اور احوط یہ ہی کہ پہلے داہنی جانب

دہوئی اور پھر بائین جانب اور بعد غسل جنابت کی احتیاج وضو نہین اور بعد غسل حیض و نفاس و مس میت کے بہی وضو کی ضرورت نہین بلکہ غسل کافی ہی لیکن اگر وضو قبل از غسل احتیاطاً بہ نیت قربت بجالائی تو بہتر ہے اور اگر بعد نیت پانی مین اوتر جائی اور غوطہ لگائے تو کافی ہے اور اسے غسل ارتماسی کہتی ہین اور اگر روزہ دار ہو تو چاہیی کہ غسل ترتیبی کری اور سر داخل آب نکری اور گو کہ روزے سی نہو تو بھی غسل ترتیبی غسل ارتماسی سی افضل و بہتر ہوگا اور اگر حمام مین غسل کری تو پہلی سر و گردن کو درمیان پانی کے دہوئی اور جسقدر بدن اوسکا خارج از آب ہو تو اوسقدر اوسکا دہونا بہتر ہی اور جو کچھ پانی مین ہی قصد اوسکے دہونیکا کری اور اوسی پانی مین حرکت دی اور بدن پر ہاتھ پھیر کہ پہلی پانی داہنی جانب سب مقام پر پہونچ جاے اور بعد ان بائین جانب سب جگہہ اوسی طرح پانی پہونچائی اور اگر ہر طرف کے دہونی مین اوس جانب کے پاؤن کو پانی سے خارج کر لے اور اوسپر پانی ڈالی بعد ازان اوسی داخل آب کری تو بہتر ہے اور اگر غسل ارتماسی مین پہلی بدن کو پاک کری اور ایک تختہ روی آب پر حائل کری اور خود بالای تختہ کہڑا ہو اور نیت کر کے متصل اوسکے

داخل آب ہو تو بہتر ہے اور وسواس جانب شیطان سے ہے
نیت وطہارت مین اور نیت ایک امر قلبی ہی کہ ہر ایک شخص کو
حاصل ہوتی ہے اور جب کوئی شخص وضو کری اور نیت وضو سے
فارغ ہو تو چاہیے کہ پانی کو بالائی رخ سی یعنی اوس مقام سی کہ جہان سے
سر کی بالونکا نکلنا شروع ہوتا ہی گرائی آخر ذقن تک یعنی ٹھڈی
تک اور عرض مین اوسقدر دہوئی کہ جہانتک انگوٹھا اور بیچ کی
اونگلی پہونچی اور باقی منہ کو کان تک بقصد احتیاط دہوئے
اور ڈاڑہی کے بال اگر گھنی ہوئی ہون کہ تن سو نمایان نہو اور نہ
پوشیدہ ہو تو فقط اوپر سی بالونکو دہوئین اور اگر بال گھنی ہوئے نہون
پس اگر سور چھدری ہون تو پانی سب جڑ و نمین بالونکی پہونچائے
اور اگر بعض بالون کی جڑین نمایان ہون اور بعض کی نمایان نہون
تو پانی سب جگہ احتیاطاً پہونچائی اسیطرح پر کہ جلد پر جاری ہو جائی بعد ازان
داہنی ہاتہ کو دہوئی کہنیون سی اونگلیون کے سرے تک اور مرد پہلے
پانی کو پشت دست پر ڈالی اور عورت شکم دست پر اور دوسرے ہاتہ
کو اوس ہاتہ پر پہیری اسطرح سی کہ جانب فوق سی جانب تحت مین لائے
اور وہان سی ہاتہ کو جانب بالا نہ پہرائے بلکہ پہر دوبارہ فوق سے
تحت مین لائی یہانتک کہ پانی سب جگہ بخوبی پہونچ جائے اور پہر

دست

دست راست کو بہی دہوئے اگرچہ تری سابق کی یعنی مقدمہ دہونے
کی باقی ہو اور احوط یہہ ہی کہ پانی زیر ناخن بہی پہونچائے اور ناخن
کترے یا میل ناخونکا کسی چیز سے نکال ڈالے بعد ازان دست چپ
کو بہی اسی طرح سی دہوئے بعد ازان مسح مقدم سر بجا لائے اور
بہتر یہہ ہے کہ بمقدار تین انگلیون کے تین انگلیون سی مسح کرے
اور بہتر یہہ ہے کہ دست راست سی مسح سر بجالائے اور اسقدر
پانی ہاتہ مین نہ باقی ہو کہ جسپر اقل غسل صادق آئے پس جب چاہے
مسح کرے تو ہاتونکو جہٹک دے تا کہ پانی کم ہو جائے اور بالای سر
سے جانب زیر ہاتہ کو مسح مین کہینچے اور مراعات کرے اس امر
کی کہ تری پیشانی کی ہاتہ مین نہ لگی اور بہتر یہ ہی کہ داہنی ہاتہہ
سے داہنے پاؤنکا اور بائین ہاتہہ سی بائین پاؤنکا مسح کرے اور
چاہئے کہ مسح بقیہ آب سابق سی ہو اور آب جدید مسح کی لئے نہ لے
اور احوط یہ ہی کہ تمام کف دست سی مسح پا بجالائے اور پہلی پاے
راست کو مسح کرے بعد ازان پای چپ کو اور سنت ہی کہ پہلے
ہاتونکو بند دست سی ایک مرتبہ دہوئے اگر وضو بعد استنجا یا نوم
کے کیا ہو اور دو مرتبہ دہوئے اگر حدث غایط سی ہو اور غسل مین
تین مرتبہ دہوئی اور مستحب ہی کہ یہ دعا پڑہے جب چاہے لیے پانی

لیکے اوس سی ہاتہ دہوئی بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی
جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا وَلَمْ یَجْعَلْهُ نَجِسًا یعنی وضو کرتا ہون مین
برکت و مدد سی نام خدا کی اور اوسکی ذات مقدس کی اور حمد و ثنا
کرتا ہون اوس خدا کی کہ جسنی پانی کو پاک و پاکیزہ و پاک کرنیوالا گردانا
اور اوسے نجس نہ کیا بعد ازان کلی کرے اور کہی اَللّٰهُمَّ لَقِّنِی
حُجَّتِی یَوْمَ اَلْقَاكَ وَاَطْلِقْ لِسَانِی بِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَاجْعَلْنِی
مِمَّنْ تَرْضٰی عَنْهُ یعنی خداوندا تعلیم و تلقین فرما مجھی حجت میری
اوس روز کہ مین ملاقات کرون تجھسی یعنی جب ملائکہ تیری سوال
کرین مجھسی میری اعتقادات سی قبر مین اور گویا کر میری زبان کو اپنی
یاد و شکر سے اور گردان مجھی اون لوگو نمین سی کہ جن سی تو خوشنود
ہوا ہی اور بعد استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالنی کی کہی اَللّٰهُمَّ
لَا تُحَرِّمْ عَلَیَّ رِیْحَ الْجَنَّةِ وَاجْعَلْنِی مِمَّنْ یَشُمُّ رِیْحَهَا وَرَوْحَهَا
وَرَیْحَانَهَا وَطِیْبَهَا یعنی خداوندا حرام نکر مجھپر بوی بہشت
اور گردان مجھی اون لوگو نمین سی کہ جو بوی بہشت و نسیم بہشت کو
اور اوسکے پہولونکو اور خوشبو کو سونگہینگے اور بہتر یہ ہے کہ
تین مرتبہ مضمضہ و استنشاق کری اور جب منہ پہ پانی ڈالی تو
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہی اور بعد منہ دہونیکی یا اثنا مین اوسکی کہی

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِي يَوْمَ تَسْوَدُّ فِيهِ الْوُجُوهُ وَلَا تُسَوِّدْ
وَجْهِي يَوْمَ تَبْيَضُّ فِيهِ الْوُجُوهُ یعنی خداوندا سفید نورانی
کر میری منہ کو اوس روز کہ جسمین بعض منہ سیاہ ہونگی اور تیرہ وتار
نکر میرے منہ کو اوس دن کہ جسمین سفید و نورانی ہونگے بعضی منہ یعنے
بروز قیامت کو اور جب دے اپنا ہاتہ دہوی تو کہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي
كِتَابِي بِيَمِينِي وَالْخُلْدَ فِي الْجِنَانِ بِيَسَارِي وَحَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا
یعنی خداوندا روز قیامت نامۂ عمل میرا میری داہنی ہاتہہ مین دے
اور وہ نامہ کہ جسمین بشارت ہوگی میری ہمیشہ بہشت مین رہنے
کی بائین ہاتہ مین دے اور حساب کر مجہسی ساتہ حساب کم اور آسان کے
بعد ازان جب بائین ہاتہ کو دہوئے تو کہے اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِي كِتَابِي
بِشِمَالِي وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي وَلَا تَجْعَلْهَا مَغْلُولَةً اِلٰى
عُنُقِي وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّيرَانِ یعنی خداوندا
روز قیامت نامۂ عمل میرا بائین ہاتہہ مین میری نہ دے اور نہ جانب
پشت سے اور نہ رکہ تو انکو میری گردن مین مغلول نفرمان
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہ تیری ان جامونسے اور لباسون سے کہ
جو قطع کئی گئی ہین کافرونکی لیے جہنم مین اور جب مسح سر کری تو کہے
اَللّٰهُمَّ غَشِّنِي بِرَحْمَتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَعَفْوِكَ یعنی خداوندا

از سر تا پا گھیر لے مجھے رحمت اخروی اور برکت ہای دنیوی اور
آمرزش و مغفرت سی اپنی اور جب مسح پاکری تو کہے اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ
قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ وَاجْعَلْ سَعْیِیْ
فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی خداوندا
ثابت قدم کر مجھی روز قیامت پل صراط پر اور اوس روز کہ جسمین
کافرون اور گناہگارون کی قدمونکو لغزش ہوگی اور گردان رفتار
اور چلنی کو میری اوس امر مین کہ جو تیری خوشنودی کا باعث ہو
یعنی اوس راہ کو طی کرو مین کہ جسمین تیری خوشی ہو بعد ازان جب
متوجہ نماز ہو تو اذان و اقامت کہی اور اذان مین پہلی چار مرتبہ
اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہے یعنی خدا بزرگ و برتر ہی اس سی کہ عقل کسی کی
اوسکی کنہ ذات تک پہونچی بعد ازان دو مرتبہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنی گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ کوئی معبود قابل پرستش
و عبادت نہین بجز معبود یکتای بحق کی کہ متصف ہے جمیع صفات
کمال سی بعد ازان دو مرتبہ کہی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
یعنی گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ جناب رسالتمآب محمد مصطفی ص
صلی اللہ علیہ و آلہ فرستادہ خدا اور رسول خدا ہین اور دو مرتبہ
کہی حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ یعنی بزودی تمام مستعد و آمادہ نماز ہو

بعد ازان دو بار کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاح یعنی بزودی تمام متوجہ ہو
اوس چیز کیطرف کہ جو موجب رستگاری آخرت ہی اور دو مرتبہ کہے
حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ یعنی بعجلت تمام متوجہ ہو طرف اوس عمل کے
کہ جسے جناب باری نے بہتر تمام عملونسے گردانا ہی اور وہ نماز ہے
بعد ازان دو بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور دو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور اقامت مین دو بار اللہ اکبر کہنا اول مین کم کرے اور ایک مرتبہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ آخر مین اور بعد حَیَّ عَلیٰ خَیْرِ الْعَمَلِ کے دو بار قَدْ قَامَتِ
الصَّلٰوۃُ کہی یعنی بدرستیکہ برپا ہوئی نماز اور اگر آخر اقامت مین بھی
دو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہی تو کچھ مضائقہ نہین بلکہ کیا بعید ہے کہ
دو دفعہ کہنا بہتر ہو اور مستحب ہی کہ درمیان اذان و اقامت
سجدہ مین جای اور کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ سَجَدْتُ لَکَ
خَاضِعًا خَاشِعًا یعنی کوئی معبود بحق نہین بجز تیری ای پروردگار
میری سجدہ کیا مینی تجھے بکمال خضوع و خشوع اور اگر سجدہ نکرے
بلکہ فقط ایستادہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو بھی کافی ہے اور عورتون کو
اسقدر اذان و اقامت کی تاکید نہین جسقدر مردونکو ہی بلکہ وہ
اکتفا چار بار اللّٰہُ اکبر اور دو بار اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور دو بار اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر کر سکتی ہین اور

تمام فصول اذان تو ایک ہی ایک بار کہین تو یہ بہی کافی ہی بلکہ
اگر فقط شہادتین یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد
ان محمدا رسول اللہ پر سے اللہ اکبر کے اکتفا کرین تو یہ بہی کافی
ہوگا اور تمام اذان واقامت ہی کہہ سکتی ہین بشرطیکہ کوئی محرم
اونکی آواز نہ سنی اور اگر بعد شہادتین ایک بار یا دو بار بقصد برکت
نہ اس خیال سی کہ داخل و جزو اذان ہی کوئی شخص اشہد ان
امیر المؤمنین علیا ولی اللہ کہی تو کچہہ مضائقہ نہین یعنی گواہی
دیتا ہون مین کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
دوست جناب باری کی ہین اور خدائی اونہین صاحب اختیار
بہ نسبت امور خلایق کے گردانا ہی اور وہ حاکم و بادشاہ تمام
مومنین کے ہین اور کہنا محمد و علی خیر البشر کا داخل اذان نہین
یعنی جناب رسالتماب اور علی بن ابی طالب بہترین خلق خدا ہین
اور درمیان اذان واقامت کے اس دعا کا پڑہنا مستحب ہے
اللھم اجعل قلبی بارا وعیشی قارا ورزقی دارا واجعل لی
عند قبر رسولک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ مستقرا وقرارا
یعنی خداوندا دل کو میری نیک و نیکی کنندہ گردان اور تمام حیات
اور زندگی کو میری خوشی اور شادمانی مین بسر کر یعنی تمام عمر مجہے

خوش رکھہ اور روزی مجھی بکثرت بدون مشقت عطا فرما اور
گردان مجھے لیئے قریب قبر جناب رسالتمآب صلعم محل قرار وجای بود وباش
حال حیات مین اور بعد ممات کی اور مرد کی لیئے مستحب ہے کہ جب
نماز کی لیئے ایستادہ ہو تو دونون پاؤن مین اوسکی بقدر ایک وجب کے
فاصلہ ہو اور اگر چار اونگل کا ہی فاصلہ ہو تو یہ بہی کافی ہی لیکن
بقدر چار انگشت کشادہ کی ہو اور چاہئی کہ دونون پاؤن باہم
متحاذی اور برابر ہون اور اونگلیان پاؤنکی متوجہ قبلہ کیجانب
ہون اور قبلہ سی منحرف نہون اور ہاتہونکو زانوونپر محاذی زانوونکے
لٹکادی اور اونگلیونکو باہم متصل رکہی بعد ازان ستا بار اللہ اکبر
کہی چہہ بار بہ نیت استحباب اور ساتوین دفعہ بہ نیت وجوب یا یہ کہ پہلے
تین بار اللہ اکبر کہی اور ہر تکبیر مین دونون ہاتہونکو بلند کرے
نرمہ گوش تک اور کف دست کو متوجہ قبلہ رکہی بعد اوسکی یہ دعا پڑہے
اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَ
عَمِلْتُ سُوْۤءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ خداوندا تو ہی بادشاہ ہی اور ثبات و دوام کسی معبود کے
لیئے نہین بجز تیری پاک و پاکیزہ جانتا ہون مین تجہے اور منزہ گردانتا ہون
تجہے اون سب چیزونسی کہ لایق ہین تیری جلال ذات اور کمال صفات کی نہین

اور حمد و ثنا کرتا ہوں میں تیری اور شکر کرتا ہوں تیری نعمتوں کا خداوندا
بد کیا میں اور ظلم کیا اپنے نفس پر بسبب مرتکب ہونے گناہوں کے پس عفو کر
میرے گناہوں کو بدرستیکہ کوئی عفو کرنیوالا گناہوں کا نہیں بجز تیرے بعد ازان
دو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہ دعا پڑھے لبیک وسعدیک والخیر
فی یدیک والشر لیس الیک والمہدی من ہدیت عبدک
وابن عبدیک ذلیل بین یدیک منک وبک ولک والیک لا ملجأ
ولا منجی ولا مفر ولا مہرب منک الا الیک سبحانک
وحنانیک تبارکت وتعالیت سبحانک ربنا ورب البیت الحرام
یعنی ایستادہ ہوں تیری خدمت میں بعد ایستادہ ہونیکے مکرر یعنی ہمیشہ
خدمت میں تیری ایستادہ ہوں یا یہ کہ چونکہ تو نے مجھے نماز کے لئے طلب فرمایا
تو میں نے لبیک اجابت کہی اور لبیک گویا ں تیری خدمت میں نماز کے
لئے حاضر ہوا اور ہمیشہ تابع فرمان ہوں تیرا اور نیکیاں دنیا و آخرت کی
سب تیرے قبضۂ قدرت میں ہیں اور بدی تیری جانب سے نہیں اور تیری بارگاہ
جلالت میں بدی کو کسیطرح کی راہ ہی ہدایت اوسی شخص نے پائی ہے کہ
جسے تو نے ہدایت کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میرے والدین بھی تیرے بندے
تھے پس میں غلام زادہ و کنیز زادہ تیرا ہوں کہ خدمت میں تیری ایستادہ ہو
تا ہوں تیرے ہی سبب سے ہی ابتدا میرے وجود کی اور تیری ہی مدد سے بقا میری ہی اور

تیری

تیری جانب سے ہی مدد میری اور تیرے ہی لئے ہین تمام کام میرے اور تیری
ہی جانب ہی بازگشت میری اور نہین ہی کوئی پناہ اے جناب احدیت گریز
تجہسے مگر خاص تیری جانب پاک و پاکیزہ و منزہ جانتا ہون ساحت
کبریائی کو تیری غبار سے اون چیزونکی کہ سزاوار نہین تیرے لئے اور سوال
کرتا ہون تجہسے ہمیشہ تیری رحمت و مہربانی کا اور سب اون ہی اونکا م
برکتونکا تو ہی ہی دنیا و آخرت مین اور تو بلند و برتر ہی اس امر سے کہ کنہ
ذات کا تیری عقل و وہم ادراک کرسکی مقدس و منزہ ہی تو اے پروردگار
خانہ کعبہ یعنی معبود اور اصل مقصود میری عبادت سے تو ہی ہی نہ یہ کہ ہم خانہ
کعبہ کو عبادت کرتی ہین اور ہم متوجہ کعبہ کیجانب اور قبلہ رو فقط تیرے
حکم سے ہوئی بعد ازان ایکبار تکبیر کہی پہر نیت کرے کہ مثلاً نماز صبح بجا لاتا ہون
دو رکعت اس سبب سے کہ وہ واجب ہی قربةً الی اللہ یعنی واسطے حصول
قرب و خوشنودی جناب باری کے اور فقط اس مضمون کا خاطر مین گذرنا
اور ارادہ نماز ہونا نیت ہی تلفظ نہ چاہیے پہر بعد نیت تکبیرة الاحرام
یعنی اللہُ اَکبَرُ کہے اور یہ دعا پڑہے وَجَّهتُ وَجهِیَ لِلَّذِی
فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرضَ عَلیٰ مِلَّةِ اِبرَاهِیمَ وَدِینِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَآلِهِ وَمِنهَاجِ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَیهِ حَنِیفاً
مُسلِماً وَمَا اَنَا مِنَ المُشرِکِینَ اِنَّ صَلوٰتِی وَنُسُکِی وَمَحیَایَ وَمَمَاتِی

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
یعنی روے دل کو اپنے متوجہ کیا مینے طرف اوس خالق کے کہ جسنے بے مادہ
و مدت محض قدرت کاملہ سے پیدا کیا تمام آسمانون اور زمینونکو در حالیکہ
مین ملت یگانہ پرستی پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہون اور دین حق
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ مین اور طریق مستقیم علی مرتضی علیہ السلام
پر تمام اصول دین اور فروع دین مین راسخ الاعتقاد و ثابت قدم
ہون اور شرک و کفر اور تمام باطل مذہبون اور دینون سے نفرت
رکھتا ہون اور مائل ہون دل و جان سے طرف تیری توحید اور دین حق
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے
اور مطیع و منقاد ہون انکی جمیع اوامر و نواہی کا اور اون لوگونمین
سے نہین ہون کہ جو شرک و کفر کرتے ہین نہ مرتکب شرک جلی ہوتا ہون
مثل بت پرستی کے اور نہ شرک خفی کرتا ہون مثل ریا کے اور متابعت
اور پیروی غیر ائمہ اطہار کے بدرستیکہ نماز میری اور نسک میرا یعنے
قربانی میری یا حج میرا یا سب عبادتین میری اور زندگی میری اور
انتقال کرنا میرا یعنی جس حال پر ہون زندگی مین اور جو کچھ کہ پہونچیگا مجھکو
اور گذریگا مجھپر بعد انتقال کے وہ سب خالص اور پاک ریا وغیرہ سے ہے
خاص اوسی خدا کے لئے کہ پروردگار تمام عالم کا ہے اور کوئی شخص اوسکا شریک

وہمسر پیدا کرنیمین عالم کی اور معبودیت و استحقاق عبادت مین نہین
یعنی عبادت تو نمین کسی کو ساتھہ اوسکی شریک نہین کرتا اور ساتھہ اسکی
مامور ہون جانب سی پروردگار کے کہ یگانگی اوسکی پر عشق و عبادت
کرون اور مین منجملہ اوسکے مطیعون اور فرمان بردارونکی ہون اور یہ
کلمات حقیقت مین نیت نماز ہین اور عمدہ اوس چیز کا کہ عبادت مین
معتبر ہی یہی اخلاص نیت اور خلوص اعتقاد ہی کہ جو ان فقرات مین
مذکور ہوا بعد ازان کہی اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ یا کہی
اَعُوذُ بِاللّٰہِ السَّمِیعِ العَلِیمِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ یعنی پناہ
مانگتا ہون مین اور التجا کرتا ہون مین طرف اوس معبود حق اور خداوند مطلق
کی کہ جو تمام کلامونکو سنتا ہی اور عالم و دانا ہی تمام معلومات سی اور بخوبی
واقف و آگاہ ہی عمال و افعال سی بندونکی اور اونکی نیتونسی شیطان و سوسہ
سی اوس دیو سرکش کے کہ جو فریب دیتا ہی خلق کو اور دور راندہ ہی رحمت
الٰہی سی اور رجیم ہی یعنی سنگسار ان کیا ہی اوسی ملائکہ نی اوسوقت کہ جب
آسمان سی اوسکا اخراج کیا گیا ہی یا تیر شہاب سی تیر باران کیا گیا ہی یا
لعنت خدا اور لعنت خلق خدا سی مرجوم ہوا ہی بعد ازان سورہ حمد
پڑہی بقصد وجوب اور ایک سورہ پڑہی بہ نیت قربت اور چونکہ قرائت
سورہ حمد نماز مین واجب ہی اور بعد اوسکی بہتر تمام سورونمین سورہ قل ہو اللہ

اور سورۂ انا انزلنا ہی لہذا ترجمہ اون سورون کا بطریق اجمال
اس رسالہ مین مناسب ہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی مدد
چاہتا ہون نام سی اوس خدا کے کہ سزاوار عبادت ہی اور متصف ہی
جمیع صفات کمال سی اور رحمان ہی یعنی نعمتین عام عطا کرتا ہی تمام
خلق کو اور رحیم ہی یعنی خاص رحمتین اور نعمتین عطا فرماتا ہی مومنونکو
دنیا اور آخرت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ یعنی جمیع ستایشین
اور تعریفین مخصوص اوس پروردگار کو ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مربی
تمام عالم کا ہی اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا یہ فقرہ ازراہ تاکید مکرر فرمایا
یا یہ کہ مراد رحمن و رحیم سی بسم اللہ مین بہ نسبت نعمات دنیائی اور یہ مقام
مین بہ نسبت آخرت کے ہی کہ دوبارا اپنی بندونکو پیدا کریگا اور حساب لیکے بخشیگا
اور مومنونکی گناہ معاف کرکی اونھین داخل بہشت عنبر سرشت فرمائیگا
مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یعنی جزا دہندہ کہ روز جزا ہی یا متصرف ہوگا
اوس روز جزا مین روز قیامت اور بعض قاریون نی مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
پڑہا ہی بدون الف کی اور فتح میم اور کسر لام سی یعنی بادشاہ روز قیامت
اور یہ دونو قرأتین جایز ہین لیکن چونکہ اکثر روایتون سی قرأت اولی
ثابت ہوتی ہی پس شاید ترجیح دینا اوسکا یعنی مالک پڑہنا اولی ہی
اور چونکہ بسبب استعاذہ اور پناہ مانگنی کی شیطان رجیم سی اور مدد طلب کرنی

درگاہ اقدس الٰہی سے اور یاد کرنے سے اور غور کرنے سے صفات کمالیہ جناب باری مین اور یاد کرنے سے روز قیامت کے بعد سلکے او کہ نہایت بُعد حاصل تھا اسی خدا سے فی الجملہ قرب حاصل ہوا او بعد کمال ہجران وجدائی کے فی الجملہ وصل بہم پہونچا پس گویا کہ مقام غیبت سے محل انس وحضور مین حاضر ہوکے بطور خطاب عرض کیا اِیَّاکَ نَعْبُدُ یعنی خاص تجہی کو عبادت کرتی ہین ہم اور یہان پر اورونکو بہی شریک کیا اور یہ نہ کہا کہ خاص تجہی کو عبادت کرتا ہون مین تا کہ شاید عبادت سے اورونکی اونکی عباد کے ساتہہ اسکی بہی عبادت قبول ہوجاے اور چونکہ یہہ کلام موہم اسکا تہا کہ متکلم فخر ومباہات عبادت پہ کرتا ہے اور اپنی تئین عبادت مین مستقل جانتا ہی لہذا بعد اوسکی فرمایا وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنی خاص تجہی سے مدد چاہتی ہین ہم نہ سوا تیرے اور کسی سے تمام امور مین خصوصًا عبادت مین اور پوشیدہ نہ رہے کہ دعا کے آداب مین سے یہ ہی کہ جب دعا مانگنے لگے تو پہلی حمد وثنای الٰہی کرے نعمات الٰہی کا اور ابتدا بہ بسم اللہ کرے پس بنابرین اس سورہ کی ابتدا مین بسم اللہ سے اور حمد خدا سے ابتدا کی گئی اور اسی طرح پر چونکہ آداب معینہ ومقررہ سے یہہ ہی کہ نہ

صفات کمالیہ جناب باری کا ہوا ور برکت و مدد سے اوسکے نام
اور ذات وصفات کی دعا کرے تاکہ باعث دعا کی قبول ہونیکا ہو
تو اس سبب سے اس سورہ مین پہلے ذکر جناب باری کا اور اوسکی
صفات کمالیہ کا ہی ہوا خلاصہ یہہ کہ جب تسمیہ اور تحمید اور بیان
ذات وصفات سے جناب باری سکے کر یہہ سبب و وسیلے قبول دعا
کے ہین فارغ ہوا اور دیکہا کہ دعا کو خدا تعالیٰ سب عبادتون سے
زیادہ دوست رکہتا ہی اور وہ عظم اسباب قرب رب الارباب سے ہی
خصوصًا دعای حصول راہ راست کہ اعظم مطالب سے نزدیک ارباب یقین
کی ہی اور مبدا اور موقوف علیہ تمام نعمات جناب باری کا ہی لہذا
شروع دعای حصول راہ راست وسبیل نجات بین کی اور فرمایا
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہدایت و رہنمائی فرما ہمارے طرف
راہ راست کی یعنی راہ حق کی اسلئے کہ راہ حق کی راست ہے
یعنی سیدھی پہونچتی ہی بہشت صوری ومعنوی کی جانب اور اوسمین
افراط وتفریط وغلو وتقصیر کو دخل نہین اسلئے کہ جس شخص نے
کسی امر مین غلو کیا وہ جانب راست کو حق سے منحرف ہوا اور جسنے
تقصیر کی تو وہ راہ حق چہوڑکی اوسکی بائین جانب بہک گیا جیسا
فرمایا ہی کہ راہ راست وچپ گمراہ کنندہ ہی اور حق طریق وسط ہے

یعنی جادۂ راہ مثل اسکے کہ بعض لوگون نی باب باب مدینہ علم بن
یعنی حضرت امیرؑ کے حق مین غلو کیا ہی اور اونحضرت کی خدائی کے
قایل ہوئی ہین یا اونہین جناب سالتمآبؐ سی معاذ اللہ بہتر و افضل
جانتے ہین اور بسبب اس غلو کے گمراہ ہوئی ہین اور بعضی بسبب
انکار امامت اوس جناب کے کافر ہوئی ہین مثل خوارج کے
اور راہ رست اور راہ وسط اون لوگون سے پائی ہے کہ معتقد
امامت جناب امیرؑ کے ہین بعد حضرت بشیر نذیرؐ کے بلا فصل اور
قایل ہین امامت کے گیارہ بزرگوارون کی اونکی اولاد سی اور بہ ترتیب
اونہین امام جانتی ہین اور متابعت اور پیروی اون حضراتؑ
کی گفتار و رفتار و کردار مین اپنی اوپر واجب کی ہی اور جیسا یہہ لوگ
دنیا مین راہ رست پر ہین اسیطرح آخرت مین بہی پل صراط پر
سے بسہولت و آسانی تمام گذر کرینگے جیسا کہ حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ صراط دو ہین ایک صراط دنیا کہ محبت و پیروی اہلبیت
رسالتؐ ہی اور دوسری صراط آخرت کہ راہ بہشت ہی مومنون
کی لئے اور روی جہنم پر اوسی نصب کیا ہی اور مومنین جیسا کہ صراط
دین حق پر ثابت قدم رہے ہین اوسی طرح اوس صراط آخرت
پر سی بہی ثابت قدم عبور کرینگے بہشت عنبر سرشت کی جانب

اور اخبار مستفیضہ عامہ وخاصہ مین وارد ہوا ہی کہ صراط مستقیم
علی ابن ابیطالب علیہ السلام ہین یعنی محبت وپیروی اوس جناب علیہ السلام کی اور
اماموں کی اونکی ذریت سی پس خلاصہ ترجمہ یہ ہوا کہ خداوندا
ہمین ایمان پر ثابت قدم رکھہ اور بکمال مرتبہ یقین پر فائز کر
اور چونکہ کمال ایمان بسبب محبت وپیروی انبیا واوصیا کی حاصل ہوتا ہے
تو اوسکی جانب اشارہ اس طور پر فرمایا صراط الذین انعمت
علیہم یعنی راہ راست راہ اون لوگون کی ہی کہ جنکو نعمت
عطا کی تو نے اور مراد نعمت سی نعمت دنیا نہین اسلئی کہ خدا نے
نعمت دنیا کو عام فرمایا ہی بہ نسبت مومنون اور کافرون اور
صالحون اور فاسقون کے بلکہ کافرون اور فاسقونکو زیادہ نعمت دنیا
عطا فرمائی ہے پس مراد نعمت سی نعمت دین اور محبت وقرب
رب العالمین ہی چنانچہ ایک اور آیت مین شان شیعیان اہلبیت
عصمت وطہارت مین فرمایا ہی کہ جو کہ اطاعت خدا ورسول کرے
محبت وپیروی مین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی اور امامونکی
اونکی ذریت سی پس وہ بہشت مین اون لوگونکے ہمراہ ہونگے
کہ جن پر انعام فرمایا ہی حق سبحانہ تعالی نے پیغمبرون اور صدیقون
اور شہیدون اور صالحون مین سی اور یہ لوگ اچھے رفیق وہمنشین ہین

اور احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہی کہ مراد پیغمبرون سی جناب
رسالت مآب ہین اور صدیقون سے حضرت امیر علیہ السلام اور
شہید ونسی حضرت امام حسنؑ و حضرت امام حسین علیہما السلام
اور صالحون سی تمام ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں پس مراد اس آیہ سی یہ ہے
کہ راہ جناب رسالتمآب صلعم کی اور اونکی اہلبیت کی مجھکو تعلیم فرما
اور مجھکو تابع اونکا گردان اور چونکہ اس آیت مین عمدہ ارکان ایمان
یعنی محبت و پیروی دوستان خدا کیجانب اشارہ کیا اور دشمنی
و تبرائی دشمنان خدا سے بھی رکن ایمان ہی سے ہے اور دشمنان خدا
کی دو قسمین ہین ایک وہ لوگ کہ اونہون نے دیدہ و دانستہ محض
حصول دنیا کی لئے راہ حق سی اعراض کیا ہی اور دوسرے وہ لوگ ہین
کہ بسبب نادانی کے اونکی متابعت اور پیروی کرتی ہین مثل اکثر
عوام کالانعام کی پس پہلی اشارہ قسم اول کیجانب کیا اور فرمایا
غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْہِمْ یعنی نہ راہ اون لوگونکی کہ غضب نازل کیا ہے
تونے اونپر کہ وہ دیدہ و دانستہ مخالفت اہلبیت رسالت کے
کرتے ہین بعد ازان اشارہ دوسری قسم کیجانب کیا اور فرمایا
وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی اور نہ راہ اون لوگون کی کہ وہ از راہ نادانی
اور بیفہمی کے گمراہ ہوئی ہین اور اکثر احادیث سی بھی ثابت

ہوتا ہی اور بعضون نی کہا کہ مَغضُوب عَلَیہِم یہود ہین اور
ضالین نصاری ہین اور بعضون نی کہا کہ مَغضُوب عَلَیہِم وہ
لوگ ہین کہ جو اصول دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ضالین وہ
لوگ ہین کہ جو فروع دین مین گمراہ ہوئی ہین اور ترجمہ سورہ قدر
یہ ہی اِنَّا اَنزَلنَاہُ فِی لَیلَۃِ القَدرِ یعنی بدرستیکہ ہمنی اتارا
قرآن مجید کو شب قدر مین یعنی اونیسوین شب یا اکیسوین شب
یا تئیسوین شب مین اور اکثر احادیث سی ثابت ہوتا ہی کہ شب قدر
تئیسوین ماہ رمضان کی ہی اور مراد شب قدر سی یہ ہی کہ خدا تعالے
اوس شب معین مین مقرر و مقدر فرماتا ہی اون تمام امرون کو کہ جو سال آئندہ
ہونیوالی ہوتی ہین اور اختلاف ہی اسمین کہ قرآن مجید کے اوس شب مین
نازل ہونیکے کیا معنی ہین بعضون نی کہا کہ ابتدا قران کے نازل
ہونی کی اوس شب کو ہوئی اور بعض کا یہ قول ہی کہ ختم نزول
اوس شب مین ہوا اور بعضی کہتی ہین کہ تمام قرآن اوس شب کو لوح محفوظ
سی بیت المعمور مین نازل ہوا اور عرصہ تئیس سال مین آیہ آیہ و
سورہ سورہ بحسب مصالح نازل ہوا وَمَا اَدرٰىكَ مَا لَیلَۃُ
القَدرِ اور کہان سی جانا تو نے کہ شب قدر کیا ہے اور کیا فضیلت
رکہتی ہے لَیلَۃُ القَدرِ خَیرٌ مِّن اَلفِ شَہرٍ یعنی شب قدر

بہتر ہی ہزار مہینون سی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ
عبادت شب قدر بہتر ہی عبادات سی ہزار مہینونکی کہ اون مین
شب قدر نہو اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ جناب رسالتمآبؐ
نی خواب مین دیکہا کہ بنی اُمیّہ آنحضرتؐ کے منبر پر مثل بوزنہ بندرون
پر صعود کرتے ہین اور لوگ پس پشت کی جانب برگشتہ ہوتی ہین
پس حضرتؐ نہایت ملول و رنجیدہ ہوئے پس حضرت جبرئیلؑ
اس سورہ کو حضرت کی تسکین و تسلی کے لئے ہمراہ اپنی لیکر نازل ہوے
کہ شب قدر تمہاری لئی اور تمہاری اہلبیت کے لئے اور اونکی شیعون
کی واسطے ہے قرب و کرامت و نعمت آلہی ہین کہ اونکی لئی اس شب
مین حاصل ہو بہتر ہے اون ہزار مہینون سے کہ اونمین بنی امیہ
سلطنت کرین اور اونمین شب قدر نہو تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ
وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ہمیشہ روز قیامت
تک نازل ہوتے ہین فرشتے اور روح کہ اعظم ہے فرشتون سے
اوس شب مین امام زمان علیہ السلام پر بموجب حکم اب باری کے
واسطی کرنے اور بیان کرنے ہر امر کی کہ مقدر ہوا ہی ہر شخص کے لئے
اوس شب مین یا ہر امر مین کہ متعلق مصالح بندونسی ہو دین و دنیا
مین اونکی سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ یعنی باعث سلامتی ہے

یہ شب دوستان خدا کی لئی طلوع صبح تک یا ملائکہ و روح تا صبح
خدمت بابرکت امام علیہ السلام مین حاضر ہوتی ہین اور سلام
عرض کرتے ہین اوس جناب پر یا یہ کہ روی زمین پر نازل ہوکے
جانب جناب باری سے سلام کرتے ہین ہر مومن پر کہ مشغول
نماز ہین یا رکوع یا سجود یا دعا مین ہو طلوع صبح تک اور احادیث
اس باب مین بہت وارد ہین کہ یہ رسالہ گنجایش اونکے بیان کی
نہین رکہتا اور لیکن تفسیر سورہ توحید پس پوشیدہ نہی کہ امام بحق
ناطق حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ کچھ یہودی
خدمت بابرکت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ صفت و حال اپنے پروردگار کا ہمسے بیان
کیجئے پس یہ سورہ نازل ہوا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یعنی کہو اے
محمد کہ وہ خدا کہ جسکے حال و صفت سے تمنے سوال کیا وہ خدا
ہی کہ مستحق عبادت کا ہی اور خالق جمیع ممکنات کا ہی اور مجمع
جمیع صفات کمال کا ہی اور عقلین ادراک ذات و صفات مین
اوسکی دخل نہین رکہتین اور وہ مرکب اعضا و اجزا سے نہین اور
بسیط مطلق ہے اور اجزای خارجیہ ذہنیہ اور عقلیہ و وہمیہ
نہین رکہتا اور کوئی صفت موجودہ کہ زاید اوسکی ذات پر ہو

نہین رکہتا اور خداوندی ہین شریک نہین کہتا اللہ الصمد

یعنی پروردگار معبود بحق صمد ہی یعنی تمام خلق تمام امور نمین

اپنے اوسکی جانب محتاج ہین اور وہ آپنے کسی امر مین کسی کی جناب

محتاج نہین اور سب چیزین اوسکے سبب سی قایم ہین اور وہ

کسی چیز کے سبب سی قایم نہین اور وہ بالفعل من جمیع الوجوہ

کامل ہے اور محل حوادث و انفعالات نہین لم یلد یعنی کوئی

اوس سی متولد نہین ہوا جیسا کہ بعض کفار گمان کرتی ہین کہ ملائکہ

خدا کی بیٹیان ہین یا جیسا ترسائی کہتے ہین کہ حضرت عیسیٰ خدا کے

بیٹے ہین یا جسطرح بعض یہود کہتے تہے کہ معاذ اللہ حضرت عزیر

خدا کی بیٹے تہے وگرنہ چاہیئے کہ خدا بہی جسم ہو مثل اونکی اور

اونہین کی نوع سی اور اونکا ہمجنس ہوا ور مثل اونکی مرکب ہوا ور محتاج

و ممکن ہو اور محتاج کسی خالق و موجد کیجانب ہو تا کہ وہ اوسی ایجاد

کری اور حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہہ تتمہ تفسیر لفظ

صمد سی ہے یعنی کوئی چیز کثیف اوس سی متولد نہین مثل فرزند و بول

و غایط و منی و بلغم کے اور سوای اونکی جو جو کثافتین ہین کہ مخلوقونا

سی متولد و جدا ہوتی ہین اور نہ کوئی چیز لطیف مانند نفس و کلام

و آواز کے اوس سی ظاہر ہوتی ہے اور اور حوادث سی مثل ہینک

وخواب وخطورات قلب وغم واندوہ وشادی وگریہ وبیم وخوف
وامید ورغبت وترس وماندگی وگرسنگی وتشنگی وسیری وسیرابی
سی پاک وپاکیزہ ہی وَلَمْ یُوْلَدْ یعنی اورنہ زائیدہ ومتولد ہوا ہے
وہ کسی سی اوراوسکی ماباپ نہین اور یہ رد ہی نصاری پر کہ باوجودیکہ
وہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا جانتی ہین پھر معترف ہین اسکی کہ وہ حضرت
مریم سی متولد ہوئی ہین اور حضرت مریمؑ اونکی والدہ ہین حالانکہ
خدا موجود بذات خود ہی اور وجود اوسکا مستند کسی علت وسبب
کی جانب نہین اور حضرت سید الشہدا علیہ التحیۃ والثنا نے فرمایا
کہ یعنی کسی چیز سی متولد نہین ہوا ہی اور کسی چیز سے باہر نہین آیا
اور حال اوسکا مثل اور اشیائی کثیفہ کی نہین کہ وہ عناصر سی خارج
ہوتی ہین یا مثل حیوان کے کہ دوسرے حیوان سی متولد ہوتا ہی اور مثل
گیاہ کے کہ زمین سی روئیدہ ہوتی ہے اور نہ مثل پانی کے کہ چشمہ اور
منبع سی ظاہر ہوتا ہی اور نہ مثل اشیاء لطیفہ کی کہ اپنے مرکز ومقام
سی ظہور پاتی ہین مثل بینائی کے آنکھہ سی اور سماعت کان سے
اور قوت شامہ ناک سی اور ذائقہ دہن سے ظاہر ہوتی ہین
اور دانائی وتمیز دل سی ناشی ہوتی ہے اور آتش سنگ سی پیدا
ہوتی ہی بلکہ خدا اور صمد ہی کہ نہ کسی علت وسبب سی پیدا ہوا ہی

اور نہ کسی ایسی چیز مین ہی کہ محتاج مکان ہو مثل جسم کی یا عرض کی
کہ محتاج محل ہوتا ہی مثل سیاہی و سفیدی کی اور نہ کسی چیز پر
نشستہ ہی مثل بادشاہ کی کہ تخت سلطنت پر بیٹھتا ہے اور
سب ممکنات کو کتم عدم سی منصۂ شہود و وجود مین لایا ہی اور
سب کو اوسنے اپنی قدرت کاملہ سی خلعت ہستی پہنایا ہے اور
پھر شربت ممات چکھائیگا اور جسکو چاہیگا اوسی زائل و فانی فرمائیگا
اور جسکو چاہیگا باقی رکھیگا اور جسکی فنا مین مصلحت ہوگی اوسی فنا
کر دیگا وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ یعنی کوئی ممکنات و
مخلوقات سی اوسکا کفو و مثل و شبیہ و نظیر نہین ہی پس نہ جسم
ہی کہ مشابہ اجسام ہو اور نہ جوہر ہے [illegible]
ہی کہ مشابہ اعراض ہو اور محتاج محل ہو اور خداوند کی [illegible]
[illegible]یل و نظیر نہین رکھتا اور منقول ہی کہ حضرت امیر المومنین ع
علیہ السلام سی لوگون نی استفسار کیا تفسیر [illegible] سورہ کی تو
حضرت ع نی جواب مین فرمایا کہ خدا احد ہی بدون [illegible] کسی نوع کی
[illegible]دا اوسکی ذات و صفات مین ہو اور صمد ہی [illegible] اسکی کہ اعضا
و اجزا رکھتا ہو اور کوئی فرزند نہین رکھتا کہ وارث اوسکی [illegible]
بادشاہی کا ہو سکی کہ جو شخص صاحب فرزند ہی لابد ہی کہ وہ جسم

رکہتا ہوا اور معرض فنا مین ہوا اور اوسکی بادشاہی منتقل ہو کسی اور
کی جانب اور جناب باری کسی سی متولد نہین ہوا نہین تو وہ خداوندی
کا زیادہ تر مستحق ہوتا ہی اور لائق کہ شریک حکومت وخداوندی
ہوتا ہی اور تفسیر اس سورہ کریمہ کی اسقدر ہی کہ اگر طویل وعریض
کتابونمین لکھی جاے تو بھی ایک عشر عشیر نہ بیان ہو سکی اور مستحب ہے
کہ جب اس سورہ سی فارغ ہو خواہ نماز مین یا غیر نماز مین تو تین بار
کہی کذالک اللہ ربی یعنی اسیطرح ہی وہ خدا کہ جو پروردگار ہمارا
ہی اور بہتر اون تمام سورونمین کہ جو نماز مین پڑہی جائین یہی دونون
سورے ہین اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ نہایت تعجب ہی اون
اوس شخص سی کہ یہہ دونون سورے نماز مین نہ پڑھے کہ کیونکر نماز اوسکی
قبول درگاہ ایزدی ہوتی ہی اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ
پہلی رکعت مین انا انزلناہ کہ یہہ سورہ جناب رسالتمآب صلے
اور اونکی اہلبیت اطیاب ع کا ہی اور اونہین اپنا شفیع گردانی اور وسیلہ
اونکی توسل کری طرف جناب باری کی اور دوسری رکعت مین سورہ
توحید پڑھے اسلئے کہ بعد اوس سورہ کے مطلق دعا
مستجاب ہوتی ہے یا یہہ کہ خاص وہ دعا کہ قنوت مین
پڑھی جاتی ہے اور ایک روایت سی عکس اسکا مستفاد

ہوتا ہے

ہوتاہی اور دونو صورتو نمین کچہ مضائقہ نہین اور فضیلت ان
دونون سورونکی احادیث مین بہت واردہی لیکن مستحب ہے کہ
روز دوشنبہ وپنجشنبہ نماز صبح مین سورہ ہل اتی پڑہی اور نماز
مغرب وعشا مین شب جمعہ کی رکعت اولی مین سورہ جمعہ اور رکعت
ثانیہ مین سبح اسم ربک پڑہی اور اگر دوسری رکعت
مین سورہ قل ہو اللہ پڑہی تو بہتر ہی اور نماز صبح مین روز جمعہ
پہلی رکعت مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین سورہ قل ہو اللہ
پڑہی اور نماز جمعہ مین اور نماز ظہر اور نماز عصر مین روز جمعہ پہلی رکعت
مین سورہ جمعہ اور دوسری رکعت مین سورہ منافقین پڑہے
اور نماز عشا مین تمام شبونمین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور سورہ
قل ہو اللہ پڑہی پس جب وسہ اسورہ نماز مین تمام ہو تو اندک
تامل کری بعد ازان ہاتونکو بلند کری اور کہی اللہ اکبر
بعد ازان رکوع مین جائے اور واجب ہے کہ رکوع مین اسقدر جہکی کہ
ہاتہہ اوسکی زانوون تک پہونچ جائین اور مردون کو مستحب ہے
رکوع مین اسقدر جہکنا کہ پشت ہموار وبرابر ہوجائے اور پیٹہ کی بلندی
اوسمین باقی نرہے اور زانو ونکو بلند نرکہی بلکہ پشت کی جانب
کہینچ لے اور پاؤن کشادہ ہوون اور عورتون کو مستحب ہے

کہ بہت خم نہون بلکہ فقط اوسیقدر خم ہون کہ ہاتھ اونکی زانوون
تک پہونچ جائین اور ہاتونکو زانو و نپر نرکہین بلکہ بالای زانو
رکہین ران پر اور ہاتونکو باخود متصل کہین اور ہر ایک ذکر رکوع
مین کافی ہی اور بہتر یہہ ہی کہ سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیمِ وَبِحَمدِہٖ
کہی یعنی پاک و پاکیزہ و مقدس و منزہ جانتا ہون اپنے پروردگار
بزرگ کو اون سب چیزونسی کہ قابل اوسکی عظمت و جلال کے نہین
اور لایق اوسکی کبریائی و جبروت کی نہین ہین حالانکہ شکر و ستایش و
حمد و ثنا کرتا ہون اوسکی اس نعمت پر کہ مجھی توفیق اپنی تنزیہ و تحمید کی
عطا فرمائی اور ایک مرتبہ کہنا اسکا کافی ہی اور پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ
کہنا بہتر ہی اور جب رکوع سی اوٹھی اور سیدھا کھڑا ہو تو کہی سَمِعَ اللّٰہُ
لِمَن حَمِدَہٗ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ یعنی خدا نی سنا اور
اجابت فرمائی اور جزا خیر دی اوس شخص کو کہ مشغول عبادت و ستایش
مین ہوا اوسکی اور جمیع ثنائین اور ستائشین خاص اوس خدا کی لئی ہین کہ
جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہنی سی مستحب
عمل مین آتا ہی پس اللّٰہُ اَکبَر کہی ہاتہہ اوٹھانی کیوقت اور جب
تکبیر سی فارغ ہو تو سجدی مین جاے اور مرد کو مستحب ہے کہ سجدی مین جانے کیوقت
پہلی ہاتہہ زمین پر رکہی بعد ازان زانو رکہی اور مستحب ہے عورتونکو کہ زانوونکو

ہاتھ تونسی پہلی زمین پر رکھی اور سجدیمین پیشانی زمین پر رکھی یا اوس چیز
پر کہ جو زمین سی روئیدہ ہوئی ہو اور اوسی کہائی اور پہنتی نہوں مستحب ہی اور
کہ سجدہ خاک کربلا پر ہو یعنی سجدہ گاہ خاک شفائی ہو یا زمین کربلا
پر سجدہ کری اور چاہیی کہ دونو کف دست اور زانو اور انگوٹھی پاون کی
سجدیمین متصل بزمین ہوں اور زور اوسکی بدن کا سب اعضا پر ہو اور سجدی
مین پیشانی کا متصل بزمین رکھنا سنت ہی اور مستحب ہی کہ مرد سجدیمین
ہاتھ اپنی کشادہ رکھی اور کسی چیز سی متصل نکری اور اعضا اوسکی ایک دوسری
سی جدا ہوں اور عورت کو مستحب ہی کہ اعضا اپنی باہم متصل رکھی اور
ہاتھونکو ذراع تک زمین پر لٹا دی اور درست سجدیمین جاکی ذکر الٰہی
کری اور بہتر یہہ ہی کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ یا پانچ
مرتبہ یا ساتہ مرتبہ کہی اور ایکبار بہی کہنا کافی ہی او معنی اوسکی
یہہ ہین کہ منزہ و مقدس جانتا ہوں اپنی پروردگار کو کہ سب چیزونسی
بلند ہی بسبب مرتبہ اور برتر ہی اون سب چیزونسی کہ اوسکی عظمت و رفعت
کو سزاوار نہین ہین حالانکہ مین مشغول ہوں حمد و ثنا مین اوسکی
بسبب اسکی کہ اوسنی مجھی توفیق اپنی تنزیہ و تحمید و تعریف کی دی بعد
ازان سجدی سی سر بلند کری اور سیدہا بیٹھی او پشت پاے راست کو
شکم پای چپ سی متصل کری بعد ازان ہاتھ کانوں تک اوٹھاکی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یعنی طلب آمرزش و مغفرت کرتا ہون اپنی پروردگار سی اور رجوع
کرتا ہون اوسکی جانب اور باز آتا ہون گناہونسی پہر اَللّٰہُ اَکْبَرُ
کہی اور دوسرے سجدہ مین جای مثل سجدۂ اولی کی پہر جب دوسرے سجدے
سی فارغ ہوکی درست بیٹھہ چکے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے بعد ازان دوسری
رکعت کی لئی اوٹھی باین طور کہ پہلی زانوون کو زمین سی اوٹھائی بعد ازان
ہاتونکو اور اوٹھنی کیوقت کہی بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَقْعُدُ
یعنی مددسی اور قوت خدا کی کہ وہ برتر ہی اس امرسی کہ عقل کسی کی اوسکی
کنہ ذات تک پہونچ سکی اور توانائی سی اوسی خدا کی اوٹھتا ہونمین
اور بیٹھتا ہون اور عورتون کو مستحب ہے کہ پہلی ہاتونکو اوٹھائین بعد
ازان زانوونکو اور ایسا نکرین کہ جانب عقب بلند ہو اور جب
اوٹھہ چکی اور سیدہا کہڑا ہو تو سورۂ حمد بہ نیت وجوب اور ایک اور
سورہ بہ نیت قربت پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ سورۂ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ
پڑھی بعد ازان قنوت کی لئی ہاتہہ اوٹھانیکی وقت تکبیر کہی اور ہاتونکو
بلند کرکے محاذی موہنہ کی رکھے اور کفدست کو آسمان کیجانب
رکہی اور قنوت کو احتیاطاً بقصد قربت پڑہی اور بہتر یہہ ہی کہ قنوت
مین کلمات فرج پڑہی اور وہ یہہ ہین لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ

الکریم یعنی نہین کوئی معبود ہے بجز اوس خداے یکتا کی کہ جامع جمیع صفات کمال کا ہی اور بردبار وبخشندہ ہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یعنی نہین کوئی معبود ہی بجز اوس معبود بحق کے کہ وہ سزاوار عبادت ہی اور نہایت بلند رتبہ ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی پاک ومنزہ ہی وہ خدا کہ پروردگار ساتون آسمانون کا ہی اور ساتون زمینون کا ہی اور پروردگار ہی اون سب چیزون کا کہ جو آسمانون اور زمینونمین ہین اور اون سب چیزونکا کہ جو درمیان مین آسمانون اور زمینونکی ہین اور پروردگار ہی عرش عظیم کا یعنی اوس تخت کا کہ جسکی فوق مین تمام آسمانون اور کرسی اور پردہ ہاے نور اور سراپردہ ہاے نور کی خلق کیا ہی اور تمام اجسام مین وہ طول عرض مین زیادہ ہی اور بعض روایات مین تفسیر عرش علم الٰہی سے کی گئی ہی اور جمیع حمد وثنا خاص اوس خدا کی لئی ہی کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی اور اس دعا کو کلمات فرج کہتی ہین اور یہہ بہترین ادعیہ سی ہی اور سب نمازونکی قنوت مین مستحب ہے خصوصاً نماز جمعہ ونماز وتر مین اور مستحب ہے اسکا پڑھنا تلقین میت اور حتضار اور

جانکندنی کیوقت آسانی قبض روح کی لئی اور بہتر یہہ ہی کہ بعد اوسکے کہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور وہ بہتر تمام دعاؤن مین ہی اور کوئی دعا بدون صلوات بھیجنی کے محمدؐ و آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر مقبول نہین ہوتی اور ترجمہ اوسکا یہہ ہی کہ خداوندا رحمت و درود و ثنا و تحیت بھیج محمدؐ او آل محمدؐ پر یعنی علیؑ و فاطمہؑ اور گیارہ فرزند اونکے بعد ازان کہی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

خداوندا مغفرت کر گناہ ہمارے اور رحم کر ہمپر اور عافیت عطا کر ہمین جمیع بیماریون اور دردون اور آفتون سے اور معاف کر خطائین ہماری دنیا و آخرت مین بدرستیکہ تو سب چیزون پر قادر و توانا ہی اور جسقدر زیادہ دعائین پڑہی قنوت مین اوسیقدر بہتر ہی اور ایک حدیث مین وارد ہوا ہی کہ جسکا قنوت زیادہ طولانی ہو دنیا مین اوسیقدر راحت اوسی زیادہ ملتی ہی آخرت مین لیکن دعاء اول یعنی کلمات فرج پر اور دعاء اخیر یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا الخ پر اور فقط صلوات پر او اقل دعا پر بہی اکتفا کرسکتا ہی اگرچہ ایک بار سُبْحَانَ اللّٰہِ بہی ہو بعد ازان اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہی اور رکوع مین جاوے مثل رکعت اول کی اور جب سجدۂ دوم سے فارغ ہو کی سر بلند کرکی

تو بائین ران پر بیٹھے اور دونون داہنی جانب خارج کرے اور داہنے پاؤن
کی پشت کو بائین پاؤنکی شکم پر رکھے اور ہاتونکو زانوؤن پر رکھے اور انگلیون
کو باہم متصل رکھے اور نظر دامن پر اپنے رکھے اور تشہد پڑھے اور عورت
جب نماز مین تشہد وغیرہ کے لیے بیٹھے تو زانوؤن کو باہم متصل رکھے اور
زانوؤنکو زمین سے بلند نکرے تو سطح پر بیٹھے کہ اعضا وران باہم متصل و
چسپیدہ ہون اور تشہد مین شہادتین کا پڑھنا واجب ہے مع صلوٰۃ
محمدؐ وآل محمدؐ بنا بر قول مشہور کے اور اولیٰ یہہ ہے کہ صلوٰۃ کو بہ قصد
قربت بجا لائے اور باقی زیادتی کو بقصد سنت ادا کرے اور سطح پر یہ پڑھے
بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَخَیْرُ الْاَسْمَآءِ کُلُّھَا لِلّٰہِ اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَقَبَّلْ
شَفَاعَتَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ یعنی مدد چاہتا ہون نام
بزرگ سے اوس خدا کی کہ وہ سزاوار عبادت ہے اور مدد و برکت چاہتا ہون
ساتھ اوسی خدائے یگانہ کے اور سب ثنائین مخصوص خدا کے لیے ہین اور
بہترین اسما مخصوص خدا ہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ نہین ہے
کوئی معبود بجز اوس خدا کے کہ مجتمع جمیع صفات کمال ہے اور مستحق عبادت ہے
درحالیکہ منفرد و یکتا ہے ... کوئی اوسکا شریک و نظیر نہین ہے

استحقاق عبادت ہین اور گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ بندہ اوس خدا کی ہین اور پیغمبر اور فرستادہ ہین وسکی اور بہتر
یہ ہی کہ بعد رسولہ کی کہی ارسلہ بالحق بشیرا و نذیرا بین
یدی الساعۃ اشہد ان ربی نعم الرب وان محمدا
نعم الرسول وان الساعۃ اٰتیۃ لاریب فیہا وان
اللہ یبعث من فی القبور الحمد للہ الذی ھدانا لھذا
وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ یعنی بہیجا ہی
اونہین ساتہہ مذہب حق و دین راست و طریقۂ درست کے بیشک و شبہ
درحالیکہ بشارت دینی والی ہین ساتہہ رحمت و فضل الٰہی کی اوس شخص کو
کہ جو مقر و معترف دین حق ہوا اور ڈرانیوالی ہین عذاب و عدل پروردگار
قہار سی اوس شخص کو کہ جو مذہب حق سی خارج ہوا ہو یا کبائر پر اصرار کری
اور روبرو کی قیامت یعنی قریب قیامت وہ مبعوث ہوئی ہین اور کوئی
پیغمبر بعد اونکی نہ مبعوث ہوگا اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ پروردگار
میرا اچھا پروردگار ہی اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ اچھی نبی ہین
اور بدرستیکہ قیامت آنیوالی ہی اور کسی طرحکا شک و شبہ اوسمین نہین
اور بدرستیکہ خدا مبعوث اور زندہ فرمائیگا اون لوگونکو کہ جو قبرمین
مدفون ہوئی ہین اور حمد و ثنا اوس خدا کی لئی ہی کہ جسنی اپنی فضل و کرم سی

ہدایت فرمائی ہماری طرف اِن اعتقادونکی اور یہ ممکن نہ تہا کہ ہم خود
اپنی قوت سی ہدایت پاتی اس راہ مستقیم کیجانب اگر حق تعالی رہنمائی
فرماتا اور ہدایت نکرتا ہمین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
خداوندا درود بہیج محمد وآل محمد پر یعنی تعظیم کر اونکی اور بسبب اونکی ترویج
و اعلای دین مبین فرما اور ظاہر کر دعوت اونکی اور عظیم کر اونکی ذکر کو اور
باقی رکھ اونکی شریعت کو ہمیشہ اور آخرت مین بہی رتبہ عالی عطا کر اونہین
باینطور کہ شفاعت اونکی قبول فرما حق امت گنہگار مین اور مضاعف و دو چند
فرما اونکی ثواب کو اور ظاہر کر فضیلت اونکی تمام اولین و آخرین پر اور
مقدم رکہ اونہین تمام انبیا و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین پر اور
اوپر سابق مین مذکور ہوا کہ مراد آل نبی سی بارہ امام و حضرت فاطمہ
علیہا السلام ہین وَتَقَبَّلْ شَفَاعَتَہٗ الی آخرہ یعنی قبول کر شفاعت
اوس جناب کی حق مین اوسکی امت گنہگار کی اور بلند فرما درجہ اونکا بہشت
مین بعد ازان مستحب ہی کہ ایکبار یا دوبار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
کہی بعد ازان اگر نماز دو رکعتی ہو تو اوسی ختم بسلام کری اور اگر سہ رکعتی یا
چہار رکعتی ہو تو اوٹھ کھڑا ہو اور جب رکعت سی فارغ ہوکی اور رکعت
پڑہنی کی لئی اوٹھی تو بِحَوْلِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ الخ کہی اور یہی کہیگا نماز
چہار رکعتی مین جب چوتہی رکعت کی لئی اوٹھیگا اور اخیر کی ایک یا دو رکعت

میں یا دو رکعتوں میں اختیار ہے درمیان سورۂ حمد پڑھنے کے اور تسبیح پڑھنے
کے اور اگر تسبیح پڑھے تو اسطرح سے پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی مقدس منزہ ہے خدا
سب عیبوں سے اور بد امروں سے اور حمد وسپاس اوس خدا کے لئے ہے کہ جو
موصوف تمام صفات کمالیہ سے ہے اور نہیں ہے سزاوار اطاعت و عبادت
ہے کوئی معبود بجز جناب باری عز شانہ کے اور خدا بزرگ و بہتر ہے اس سے
کہ عقل کسی کی ادراک اوسکا کر سکے اور احوط یہ ہے کہ اللّٰہ اکبر کے ساتھ
لفظ استغفر اللّٰہ ضم کرے بقصد قربت اور اگر تین بار تسبیحات اربعہ کو پڑھے
اور ہر بار لفظ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ ضم کرے تو زیادہ اکمل و بہتر ہے اور اگر
بدون ضم لفظ استغفر اللّٰہ کے تین بار پڑھے تو کافی ہے اور اگر آخر تسبیحات
میں اللّٰہُ اکبر کے زیادہ کرے تاکہ دس تسبیحیں ہوجائیں تو زیادہ
بہتر و احوط ہے لیکن بالخصوص منصوص کسی حدیث میں نہیں مگر ظاہرا
خوب ہے اور اگر امام جماعت ہو تو اوسے تسبیح سے سورۂ حمد کا پڑھنا
بہتر ہے اور اگر سفر کی نماز پڑھے تو تسبیح پڑھنا افضل ہے اور بعد تشہد آخر
نماز میں سلام کہنا چاہئے بقصد قربت اور بہتر یہ ہے کہ اسطرح پڑھے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَلسَّلَامُ

عَلَیْکُمْ

عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور سلام اول داخل تشہد
ہی اور سنت ہی کہ دو سلام اور آخرین کہی اور جسی اونمین سی پہلی
کہیگا تو نماز سی بسبب اوسکی خارج و فارغ ہوگا اور معنی سلام کی یہہ ہین
کہ سلام ہو آپ پر ای رسولخدا اور رحمتین اور برکتین ہون خدا کی آپ پر
اور سلام ہو ہمپر اور نیک بندون پر خدا کے اور سلام ہو تمپر اور رحمت
و برکت خدا نازل ہو تمپر اور چاہئی کہ نیک بندون سی مراد لی پیغمبرون اور
اماموں کو اور سلام آخرین اون دو فرشتونکو کہ جو ساتھ اسکی ہین اور
تمام ملائکہ و مومنین و مومنات کو قصد کری اور اگر پیشنماز ہو تو ماموین
کو بہی داخل کری اور اگر ماموم ہو تو پیشنماز کو اور اماموںکو داخل کری اور
احوط یہہ ہی کہ مرد نماز صبح اور پہلی دو رکعتین نماز مغرب و نماز عشا کی
باواز بلند پڑھی باینطور کہ جوہر آواز کا ظاہر ہو اور باقی کو آہستہ آہستہ
پڑہی باینطور کہ جو شخص نزدیک اوسکی ہو وہ بہی آواز اوسکی نہ سنی اور خود
آواز اپنی سُنی لیکن جوہر آواز نہ ظاہر ہونی پائی اور عورتونکو باواز
بلند پڑہنا واجب نہین اور سب نمازونمین آہستہ آہستہ پڑہنا
بہتر ہی اور ظاہرا باواز بلند بہی پڑہ سکتی ہین اگر کوئی نامحرم آواز
اوسکی نہ سنتا ہو اور اگر کوئی نامحرم آواز سنتا ہو تو البتہ آہستہ آہستہ
پڑہنا چاہئی اور چاہئی کہ سعی بلیغ اور نہایت کوشش کری دوم مرد

حاصل ہونگین ایک خصوص نیت یس چاہئی کہ نماز کو اور سب عبادتونکو
محض بقصد امتثال امر الٰہی اور رضای جناب باری واقع کری اور ریا
مقصود نہو دوسری یہہ کہ بطور شایستہ قرات کری اور حرفونکو اونکی مخارج
سی ادا کری اور وقف مقام وصل مین اور وصل مقام وقف مین نکری
اور اگر یہہ عمل مین نہ آئیگا تو مشہور علما مین یہہ ہی کہ نماز اوسکی باطل ہی
اور پوشیدہ نرہی کہ تعقیب نماز یعنی ذکر خدا و تلاوت قرآن مجید اور دعا
کا پڑہنا بعد فراغ ہونی کی نماز سی متمم نماز ہی یعنی بسبب اوسکی تتمیں و
تتمیم اجر و ثواب نماز ہوتی ہی اور باعث حصول مطالب دنیا و آخرت
کا ہوتا ہی اور احادیث فضیلت مین اوسکی بہت وارد ہین اور بہتر یہہ ہی کہ
وقت تعقیب باوضو ہو اور رو بقبلہ ہو اور کچھ کلام نکری اثنای تعقیب مین
خصوصًا تعقیب نماز صبح و مغرب مین اور ظاہر یہہ امر موجب کمال اجر و
ثواب تعقیب ہوتی ہین اور جس حال سی بعد نماز مشغول دعا و قرآن و
ذکر الٰہی مین ہوگا تو فی الجملہ ثواب تعقیب سی محروم نرہیگا چنانچہ راہ
چلنی مین ہو یا سواری پر ہو ممکن ہی اور لیکن تعقیب ہر نماز مین بعد بجا لانی
سلام نماز کی سنت ہی کہ تین بار اللّٰہ اکبر کہی اور ہر مرتبہ ہاتھ اونکو
محاذی کانون کی بلند کری پس کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَحْدَہٗ
وَاَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَہَزَمَ الْاَحْزَابَ

تعقیب

وحدہ

وحدہٗ فلہ الملکُ ولہ الحمدُ یحیی ویمیتُ وھو علی
کلِّ شیءٍ قدیر یعنی سزاوار عبادت نہین ہی مگر وہ معبود حقیقی
کہ واحد و یکتا ہی اور نہ مثل اور بی ہمتا ہی اور بعجلت تمام اپنی وعدے پر
وفا کی اوسنی اور مدد کی اپنی بندی کی یعنی جناب رسالتمآب کی اور غلبہ
دیا اونکی لشکر کو کہ حقیقت مین وہ خود خدا کا لشکر تھا اور ہزیمت دی
دشمنونکی فوجین اور گروہون کو درحالیکہ خود تنہا تھا پس خاص
اوسی کی لئی ہی ملک بادشاہی اور اوسی کی لئی ہی حمد وثنا اور وہی
زندگی عطا فرماتا ہی اور وہی ذائقہ موت چکھاتا ہی اور وہ ہر شیء پر
قادر و توانا ہی بعد ازان کہی اللھمّ انت السّلام ومنک
السّلام والیک یعود السّلام سبحان ربّک ربّ
العزّۃ عمّا یصفون وسلامٌ علی المرسلین والحمد
للہ ربّ العلمین السّلام علیک ایّھا النّبیّ ورحمۃ
اللہ وبرکاتہ السّلام علی الائمّۃ الھادین المھدیّین
السّلام علی جمیع انبیاء اللہ وملائکتہ السّلام علینا
وعلی عباد اللہ الصّالحین السّلام علی علیٍّ امیر المؤمنین
السّلام علی الحسن والحسین سیّدی شباب اھل الجنّۃ
اجمعین السّلام علی علیّ بن الحسین زین العابدین

السلام علی محمد بن علی باقر علوم النبیین السلام
علی جعفر بن محمد الصادق السلام علی موسی بن
جعفر الکاظم السلام علی علی بن موسی الرضا السلام
علی محمد بن علی الجواد السلام علی علی بن محمد الهادی
السلام علی الحسن بن علی النقی العسکری السلام
علی الحجة بن الحسن القائم المهدی صلوات الله علیهم
اجمعین یعنی خداوندا تو ہی سالم و مبرا جمیع عیبون سی اور نقص و
فنا سی ہی اور تیری ہی جانب سی ہی سلامتی اور تیری ہی لئی ہی سلامتی
اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہی سلام مقدس و منزہ ہی ای پروردگار تو اور
پروردگار عزت ہی اون چیزونسی کہ جنہین بیان کرتی ہین کفار و مشرکین
اور سلام پروردگار کا ہی رسولون پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی اوس خدا
کی لئی کہ جامع جمیع صفات کمال ہی اور پروردگار تمام عالم کا سلام
ہو آپ پر ای نبی اور رحمت خدا اور برکتین اوسکی نازل ہوون آپ پر
اور سلام ہو پروردگار کا اماموں پر کہ ہدایت کنندہ خلق ہین اور حجت
ہین اونہون کی جانب خدا سی ہدایت پائی ہی سلام ہو پروردگار کا
تمام پیغمبرون پر خدا کی اور اوسکی فرشتون پر سلام ہو ہم پر اور اون بندون
پر خدا کی کہ جو نیک و شائستہ کار ہین سلام ہو علی ابن ابیطالب علیہ السلام

که امیرالمومنین هین سلام هو حضرت امام حسن و حضرت امام حسین پر
که وه دونون سردار تمام جوانان اهل بهشت هین سلام هو حضرت علی
ابن الحسین پر که زیب و زینت تمام عابدون کی هین سلام هو اون محمد
بن علی پر که وه باقر و شگافنده هین پیغمبر کے علم کی سلام هو اون
جعفر بن محمد پر که جنکا لقب شریف صادق هی سلام هو حضرت موسی
بن جعفر پر که جنکا لقب شریف کاظم هی سلام هو حضرت علی بن
موسی پر که لقب شریف اونکا رضا هی سلام هو حضرت محمد بن علی پر که
لقب شریف اونکا جواد هی یعنی حضرت امام محمد تقی پر سلام هو حضرت
علی بن محمد پر که لقب شریف اونکا هادی هی یعنی حضرت امام علی نقی
علیه السلام پر سلام هو حضرت حسن بن علی پر که لقب شریف اونکا زکی
و عسکری هی سلام هو حجت خدا پر که وه فرزند حضرت امام حسن عسکری
علیه السلام هین اور قائم آل نبی هین اور لقب شریف اونکا مهدی هے
یعنی حضرت صاحب العصر پر درود خدا کا اور رحمتین اوسکی ان سب
بزرگوارون پر هوون بعد ازان تسبیح حضرت فاطمه زهرا علیها السلام
پڑهے که وه بهترین تعقیبات هی تا اینکه حدیث مین وارد هوا هے
که بعد هر نماز کی تسبیح اوس معصومه کی پڑهنا بهتر هی اس سے که هر روز هزار
رکعت نماز پڑهے اور کیفیت تسبیح جناب سیده یه هی که پهلی چونتیس مرتبه

اللهُ اَکْبَرُ کہے بعدازان تینتیس ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بعدازان تینتیس مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے اور مستحب ہے کہ بعد اوسکی ایک مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ کہے اور سوتے وقت اس تسبیح کا پڑھنا بھی بہت ثواب رکھتا ہے
اور بہتر یہہ ہے کہ تربت حضرت امام حسین علیہ السلام سے یعنی خاک شفا
سے تسبیح بنائے بعدازان تین بار کہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
یعنی طلب آمرزش کرتا ہون اوس پروردگار سے کہ نہین کوئی معبود
بحق مگر وہ خدا کہ جو زندہ ہے اور تدبیر کنندہ ہے اور صاحب بزرگی و بخشش
ہے اور باز آتا ہون مین گناہون سے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکی بعدازان
کہے اَعُوْذُ بِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَعِزَّتِکَ الَّتِیْ لَا تُرَامُ وَ
قُدْرَتِکَ الَّتِیْ لَا یَمْتَنِعُ مِنْھَا شَیْءٌ مِنْ شَرِّ الدُّنْیَا وَعَذَابِ
الْاٰخِرَۃِ وَمِنْ شَرِّ الْاَوْجَاعِ کُلِّھَا یعنی خداوندا پناہ مانگتا ہون
ساتھہ تیری ذات کی کہ بخشندہ ہے تو اور ساتھہ تیری عزت کے کہ دور نہین جاتی
اور ساتھہ تیری قدرت کے کہ باز ماندہ نہین ہے اوس سے کوئی چیز شر دنیا
و عذاب آخرت سے اور شر سے تمام دردونکی اور یہہ بھی کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُکَ مِنْ کُلِّ خَیْرٍ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ کُلِّ شَرٍّ اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عَافِیَتَکَ

لی اُمُورِی کُلِّہَا وَاَعُوذُ بِکَ مِن خِزیِ الدُّنیَا وَ
عَذَابِ الاٰخِرَۃِ یعنی خداوندا بدرستیکہ مین سوال کرتا ہون تجہسے
ہر خوبی و نیکی کا کہ احاطہ کیا ساتہہ اوسکی علم وسیع نی تیری اور پناہ مانگتا ہون
ساتہ تیری ہر ایک بدی سی کہ احاطہ کیا ساتہہ اوسکی علم نی تیری بار خدایا
بدرستیکہ مین سوال کرتا ہون تجہسی عافیت کو جمیع امور دنیوی اخروی
مین اپنی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری خواری اور رسوائی دنیا
سی اور عذاب آخرت سی بعد اوسکی کہی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَجِرنِی مِنَ النَّارِ وَارزُقنِی الجَنَّۃَ وَزَوِّجنِی
الحُورَ العِینِ یعنی بارالہا درود بہیج جناب رسالتمآب اور اونکی
اہلبیت اطہار پر اور پناہ دی مجہی آتش جہنم سی اور عطا فرما مجہی نعمات
بہشت اور تزویج کر میری حوران بہشت سی اور یہہ بہی سنت ہی
کہ تعقیب مین سورہ حمد پڑہی اور سورہ قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور سورہ
قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ پڑہی اور آیتونکی تلاوت کری خصوصًا آیۃ الکرسی
ہُم فِیہَا خَالِدُونَ تک بعد ازان آیہ شَہِدَ اللّٰہُ سَرِیعُ الحِسَابِ تک
اور آیہ مُلک بِغَیرِ حِسَابٍ تک باینطور کہ پہلی آیۃ الکرسی ابتدا
کری یعنی اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الحَیُّ القَیُّومُ لَا تَأخُذُہٗ
سِنَۃٌ وَّلَا نَومٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الاَرضِ مَن

ذا الذی یشفع عندہٗ الا باذنہٖ یعلم ما بین ایدیہم
وما خلفہم ولا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ الا بما شاء
وسع کرسیہ السموات والارض ولا یؤدہٗ حفظہما
وھو العلی العظیم لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد
من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد
استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لہا واللہ
سمیع علیم اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات
الی النور والذین کفروا اولیاؤہم الطاغوت یخرجونہم
من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا
خالدون یعنی وہ خدا ہی کہ نہیں ہی کوئی معبود بحق مگر وہ کہ زندہ و
قایم ہی اور نہیں لیتی اوسی اونگہ اور نہ خواب یعنی نہ اونگہتا ہی وہ اور نہ سوتا ہے
اور اوسکی لئی ہی حکومت و تصرف سب چیزوں میں کہ وہ درمیان آسمانوں کے
ہی اور اوس میں کہ جو درمیان زمینوں کے ہی کون شخص ایسا ہی کہ شفاعت کری کسی کی
نزدیک اوسکی پروردگار کی مگر اذن و اجازت سی اوسکی جانتا ہی وہ اوس چیز کو
کہ جو روبروی خلایق ہی یا اونکی پشت سر کی جانب اور وہ احاطہ نہیں کرسکتی
ساتھ کسی چیز کی اوسکی علم سی مگر ساتھ اوس چیز کی کہ وہ چاہی وسیع و
محیط ہوئی کرسی اوسکی آسمانوں اور زمینوں کو اور گران اور شاق نہیں ہوتا

اوسی حق الکو حفاظت کرنا اون دونون آسمان و زمین کا اور وہ سب سی بڑا
بزرگ و برتر ہی نہین جبر ہی جانب پروردگار سی دین کی باب مین
بدرستیکہ ظاہر و جدا ہوئی ہدایت ضلالت و گمراہی سی پس جسنی کہ انکار
کیا بتون کا اور شیطان کا اور ایمان لایا ساتھہ خدا کی پس بہ تحقیق مسک
کیا اوسنی اوس رسن مستحکم و مضبوط سی کہ انقطاع اوسکو لائق نہین ہی اور خدا
سنتا ہی سب باتونکو اور وقف و دانا ہی ہر چیز سی حق تعالی دوست و
مددگار ہی مومنونکا خارج کرتا ہی اونہین تاریکی ضلالت سی نور ہدایت
کیطرف اور وہ لوگ کہ جو کافر ہوئی اور نافرمانی کی انہون نی خدا کی
دوست اونکی شیطان و بت ہین کہ خارج کرتی ہین اونہین انوار ہدایت
و ایمان سی طرف تاریکی کفر و گمراہی کی اور وہی لوگ ہین منہم اور وہ
ہمیشہ رہین گی اوسی جہنم مین اور کبہی اوسکی عذاب و عقاب سی نجات
نہ پائینگی بعد ازان پڑہی شَہِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَ
الْمَلٰٓئِکَۃُ وَ اُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ
الْحَکِیْمُ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ
اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ
وَ مَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ یعنی
گواہی دی خدا نی اس امر کی کہ بدرستیکہ نہین ہی کوئی معبود حقیقی مگر

ہو ہی خدا اور گواہی دی فرشتون نی اور اہل علم نی درحالیکہ وہ خدا
قایم ہی ساتھ عدل کی نہین ہی کوئی معبود بحق مگر وہی خدا کہ غالب
دانا ہی بدرستیکہ دین نزدیک خدا کی اسلام و ایمان ہی اور نہین اختلاف
کیا اون لوگون نی کہ جنہین کتاب دی گئی یعنی سابق مین توراۃ و
انجیل اونپر نازل کی گئی مگر بعد حاصل ہونیکی اونہین علم ساتھ حقیت
اسلام کی از راہ فساد و حسد کہ درمیان اونکی شایع تھا اور جو شخص کہ انکار
کری آیات و علامات خدا کا پس بدرستیکہ خدا جلد حساب کرنیوالا ہی بعد
ازان کہو قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ
تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ
بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ یعنی کہو
اسی نبی کہ خداوندا اسی مالک ملک تو ہی عطا کرتا ہی ملک جسکو چاہتا
ہی اور انتزاع سلطنت و ملک کرتا ہی جس سی چاہتا ہی اور عزت دیتا ہی
جسکو چاہتا ہی اور ذلیل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور قبضۂ قدرت مین ہی
تیری نیکی اور تو ہر چیز پر قادر ہی داخل کرتا ہی تو شب کو دنمین باینطور کہ
اگر زیادہ ہوتا ہی اونمین سی ایک تو کم ہو جاتا ہی دوسرا بقدر اوسکی اور

اسی طرح پر داخل کرتا ہی تو دن کو شب میں اور خارج و پیدا کرتا ہی تو زندے کو مردے سے اور خارج کرتا ہی تو مردے کو زندے سے اور رزق دیتا ہی تو جسکو چاہتا ہی بغیر حساب بعد ازان کہے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَاَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ یعنی خداوندا ہدایت کر مجھے اپنی جانب سے و بہت پہونچا مجھ تک فضل اپنا اور بکثرت نازل کر مجھ پر اپنی رحمت اور نازل کر مجھ پر اپنی برکتوں سے بعد ازان کہے اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی خداوندا بے نیاز کر مجھے بسبب اپنے حلال کے اپنے حرام سے اور بسبب اپنے فضل و کرم کے اپنے غیر سے بعد ازان کہے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ نَبِيًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَّبِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً وَّبِعَلِيٍّ وَّلِيًّا وَّاِمَامًا وَّبِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّمُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَّعَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى وَمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَّعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَّالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّالْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةً اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ رَضِيْتُ بِهِمْ اَئِمَّةً فَارْضِنِيْ لَهُمْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی راضی ہوا میں پروردگار ہونے سے خدا کے اور محمد مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ کے

نبوت ہے اور اسلام کی دین ہونیہے اور قرآن کے کتاب ہونی ہے اور کعبے قبلہ ہونیہے اور حضرت امیر کرار ولی بتصریح اور امام ہونیہے اور حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت علی بن الحسینؑ اور حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام موسی کاظمؑ اور حضرت امام موسی رضاؑ اور حضرت امام محمد تقیؑ اور حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت امام حسن عسکریؑ اور حضرت صاحب العصر علیہم السلام کی امام ہونیہے بار خدایا مین راضی ہوا انکی امامت سی پس اختیار کرچکا واسطی انکی پیروی کی بدرستیکہ تو ہر چیز پر قادر ہی بعد ازان دو بار اس دعا کو پڑھی خصوصاً صبح و شام کو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلٰهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا یعنی گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ نہین ہی کوئی قابل عبادت مگر معبود بحق درحالیکہ تنہا ہی وہ اور نہین ہی کوئی شریک اوسکا ذات مین صفات مین اوسکی اور وہ موصوف بجمیع صفات کمال ہی اور یگانہ ہی ذات مین اپنی اور یگانہ ہی صفات مین اپنی اور پاک و پاکیزہ ہی سب امرون سی اور نہین رکھتا وہ زوجہ و فرزند بعد ازان پڑھی أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِينِي أَمْرُهُ وَأَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الْمَرْهُوبَ الْمَخُوفَ الْمُتَضَعْضِعَ لِعَظَمَتِهِ

كُلَّ شَيْءٍ نَفْسِي وَاَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ يَعْنِينِي اَمْرُهٗ یعنی سپرد
کرتا ہون مین خداوند عظیم کو اپنی نفس و عیال و مال و اولاد کو اور اوس شخص
کو رنج دیتا ہی مجھی امر اوسکا اور طلب و دیعت کرتا ہون اوس خدا سی کہ بیم
و خوف کیا گیا ہی اوس سی اور ذلیل و ناچیز ہی بہ نسبت اوسکی عظمت و بزرگی
کی ہر ایک چیز بہ نسبت اپنی جان اور اہل و عیال و اولاد کو اور اوس شخص
کی کہ رنج دیتا ہی مجھی امر اوسکا بعد ازان کہی تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي
لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ
وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا یعنی توکل کیا مینی اوس خدا سی زندہ پر کہ کبھی اوسکو کسی
موت و فوت نہین اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی خاص اوس خدا کی لئی کہ
نہین رکھتا وہ زوجہ و فرزند اور نہین ہی کوئی واسطی اوسکی شریک و ہمسر
اوسکی ملک و سلطنت مین اور نہین ہی واسطی اوسکی کوئی ولی خواری و رسوائی
سی یعنی جیسا کہ عاجزونکی لئی ولی ہوتا ہی اور وہ بسبب اوسکی فرمانبرداری
کی ذلیل و رسوا ہوتی ہین اوسطرح سی خدا کا کوئی ولی نہین اور وہ محکوم
کسی کا نہین اور تعظیم و تکریم اوسی خدا کی طریق شائستہ تعظیم و تجلیل سی
بعد ازان جناب رسالتمآب کی زیارت پڑہی باینطور اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مُحَمَّدُ
بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ نَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ
فِيْ سَبِيْلِ رَبِّكَ وَعَبَدْتَهُ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ فَجَزَاكَ اللّٰهُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یعنی سلام ہو آپ پرای رسول خدا اور رحمتین
اور برکتین خدا کی نازل ہون آپ پر سلام ہو آپ پر اے محمد مصطفےٰ صلعم
فرزندار جمند حضرت عبد اللہ علیہ السلام سلام ہو آپ پرای بندہ منتخب
خدا سلام ہو آپ پرای محبوب و دوست خدا سلام ہو آپ پر اے
برگزیدہ خدا سلام ہو آپ پرای امین از خدا گواہی دیتا ہون مین اس امر
کی کہ بدرستیکہ آپ رسول خدا ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ بدرستیکہ
آپ محمد فرزند ارجمند حضرت عبد اللہ ہین اور گواہی دیتا ہون مین اسکی
کہ ہر آئینہ آپنے نصیحت کیا اپنی امت گمراہ کو اور جہاد فرمایا کفار نابکار
سے راہ خدا مین اور عبادت کی آپنے اوسکی تا اینکہ دنیا سے انتقال فرمایا
یعنی تا دم مرگ مشغول عبادت الٰہی رہے پس جزا دے آپکو خدا اے رسول خدا

ہماری جانب سی زیادہ کامل و افضل ہی اوس سے کہ کسی نبی کو اوسکی امت
کیجانب سی دی ہو خداوندا درود بہیج نبی صلعم و آل نبی پر افضل و بہتر اوس درود
سی کہ جو بہیجا ہی تونے ابراہیم و آل ابراہیم پر تحقیق کہ تو حمد کیا گیا ہی ہر حال
مین اور بزرگ و برتر ہی اور جب تعقیب سی فراغت پاوی اور چاہے
کہ سجدہ مین جاوی تو کہے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی منزہ و
پاک ہی تو اے پروردگار اور تو پروردگار عزت و قوت ہی پاک و پاکیزہ ہی تو
اوس چیز سی کہ اوسی توصیف مین تیری بیان کرتی ہین وہ لوگ اور سلام
خدا کیجانب سی ہو تمام پیغمبرون پر اور جمیع حمد و ثنا ثابت ہی اوس خدا
کیلئی کہ جو پروردگار تمام عالم کا ہی لیکن تعقیب مخصوص بعض نمازونکی
پس پوشیدہ نرہی کہ بعد نماز ظہر مستحب ہے کہ داہنی ہاتہہ سی اپنی ڈاڑہی
تہامی اور بائین ہاتہہ کو آسمانکی جانب بلند کری اور کہی یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاعْتِقْ رَقَبَتِي مِنَ النَّارِ
یعنی اے پروردگار محمد صلعم و آل محمد صلعم درود بہیج محمد صلعم و آل محمد پر
اور آزاد کر مجھے آتش جہنم سی بعد ازان کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَعَجِّلْ فَرَجَهُمْ اور معنی اس
فقرہ کے سابق مین مذکور ہوئے لیکن عجل فرجہم کے

یہہ معنی ہین کہ برودی تمام دور کراونسی رنج وغم اونکا اور سنت ہی
کہ بعد نماز عصر ستر بار کہی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ
اور وس بار سورہ انّآ انزلناہ پڑہی اور بعد نماز مغرب و نماز صبح کے
ستر مرتبہ کہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یعنی شروع کرتا ہوںمین نام سی اوس خدا کے
کہ روزی دہندہ ورحمت کنندہ ہی نہین طاقت وتوانائی مگر بسبب
اوس خدا کی کہ برتر اور بزرگ ہی اور اگر سو مرتبہ پڑہی تو بہتر ہی اور سات
بار پربہی اکتفا کر سکتا ہی خلاصہ یہ کہ ان تین مقدارونمین سی موافق
کسی مقدار کی اوسی پڑہی تا کہ سب طرح کی آفتین اوسی دور ہو جائین
اور یہہ بہی سنت ہی کہ بعد ان دونون نمازونکی ستر بار کہی لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ
یُمِیْتُ وَیُمِیْتُ وَیُحْیِیْ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی نہین ہی کوئی معبود بجز اوس معبود بحق
کی کہ یکتا و یگانہ ہی اور نہین ہی کوئی شریک ذات وصفات واسطی اوسکی
اوسی کی لئی ملک اور اوسیکی لئی حمد وثنا اور وہی معدوم کو خلعت
ہستی پہناتا ہی اور وہی موجود کو شربت ممات چکہاتا ہی اور موت
دیتا ہی اور زندہ فرماتا ہی وہ خود زندہ ہی کہ موت وفوت اوسکی لئی نہین

اور قبضۂ قدرت مین ہی اوسکی نیکی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اگر ا
قبل طلوع آفتاب اور قبل اوسکی غروب کے بہی پڑہی تو بہتر ہی اور مستحب ہے
کہ بعد نماز شام تین بار کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَ
لَا یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ غَیْرُہٗ یعنی جمیع حمد ثابت ہین اوس خدا کی لئی
کہ وہ کرتا ہی جو چاہتا اور نہین کر سکتا جو کچہہ کہ چاہی غیر اوسکا اور مستحب
ہی کہ بعد نماز عشا سات بار سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑہی اور سنت ہی کہ صبح
وشام کو تین سو ساٹہہ بار کہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حَمْدًا
کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ یعنی جمیع حمد ثابت ہی اوس معبود کی لئی کہ جو
مربی تمام عالم کا ہی حمد کرتا ہون مین اوسکی حمد و ثنا کثیر ہر حال مین اور
مستحب ہے بلکہ سنت موکدہ ہی نزدیک طلوع آفتاب اور قریب
غروب آفتاب دس بار کہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنْ
ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ
اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتہ
اوس خدا کی کہ شنوا و دانا ہی ضغطون سی اور طمع شیاطین کی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری ای پروردگار میری اس امر سی کہ حاضر و
موجود ہون وہ شیاطین میری پاس بدرستیکہ خدا سنتا ہی تمام باتونکو
اور عالم و دانا ہی ہر چیز سی اور جان تو کہ بعد ہر نماز کی بعد فارغ ہونیکی

تعقیب سی سجدۂ شکر سنت موکدہ ہی اور سجدۂ شکر مین بخلاف
اور سجدون کی مستحب ہی کہ ہاتھونکو زمین پر لیٹا دے اور شکم و سینہ کو
اپنی متصل بزمین رکھے اور جس قدر اس سجدہ مین طول دی اوس قدر
بہتر ہی اور اقل مرتبہ یہہ ہی کہ پیشانی زمین پر رکھی اور اقل دعا پڑھے
بعد ازان داہنی پہلو کو موہنہ کی زمین پر رکھی اور کچھہ دعا پڑھی بعد
ازان بائین پہلو کو موہنہ کی زمین پر رکھی اور کوئی دعا پڑھی بعد ازان
پھر پیشانی زمین پر رکھی اور ذکر خدا کری اگرچہ سُبْحَانَ اللّٰهِ یا اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ یا لفظ اللّٰه پر اکتفا کری اور اگر زبان فارسی یا ہندی وغیرہ مین دعا
کری اور حاجتین اپنی درگاہ باری سی طلب کری تو بہی کچہہ مضائقہ نہین
اور بہتر یہہ ہی کہ پہلی پیشانی زمین پر رکھی اور سو مرتبہ کہی اَلْعَفْوُ اَلْعَفْوُ
یعنی خداوندا معاف کر گناہ میری خداوندا معاف کر گناہ میری بعد ازان جانب
راست رو کو زمین پر رکھی اور تین مرتبہ کہی یَا اَللّٰهُ یَا رَبَّاهُ یَا سَیِّدَاهُ
یعنی ای خدا ای پروردگار ای سردار میری بعد ازان جانب چپ کو زمین پر رکھی
اور تین بار یہی دعا پڑھی بعد ازان پھر پیشانی زمین پر رکھی اور سو بار شُکْرًا شُکْرًا
کہی یعنی شکر گذار ہون مین تیرا ای پروردگار میری اور تین بار پر بہی اکتفا کر سکتا ہے
اور اگر سو بار شُکْرًا لِلّٰهِ کہی یعنی شکر ہی واسطی خدا کی عوض مین اوسکی نعمتون کی تو بہی
بہتر ہی بعد ازان کہی اَسْئَلُکَ الرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ

یعنی سوال کرتا ہون تجہسی حصول راحت کا بوقت مرگ اور عفو جرائم کا
بوقت حساب بعدازان کہے سَجَدَ وَجْهِیَ اللَّئِیْمُ لِوَجْهِ
رَبِّیَ الْكَرِیْمِ یعنی سجدہ کیا پیشانی گناہگار و بدسیرتی نے واسطے
پروردگار کے کہ کریم و رحیم ہی بعدازان تمام اپنی حاجتین دنیا و آخرت
کی جسقدر ہان مین چاہے درگاہ بار کی سی طلب کری اور بوقت ایک جانب رو
زمین پر رکہنی کے دس بار یا اللہ کہے اور بوقت دوسری جانب رکہنے
کی یا رب کہی تو بہتر ہے اور اگر یا اللہ و یا رباہ اون سجدون
مین زیادہ کہے یعنی اے خدا میرے اور اے پروردگار میرے تو حاجتین
اوسکی بر آتی ہین بعدازان سجدے سی سر اوٹھاکی تو تین بار دست اپنا
کو سجدگاہ پر مل کے بائین جانب موہنہ کی مسح کرے اور اگر یہ بات
دعا پڑہے تو بہتر ہے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ
الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالسُّقْمِ وَالْعُدْمِ
وَالصَّغَارِ وَالذُّلِّ وَالْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا
بَطَنَ یعنے شروع کرتا ہونمین ساتھہ نام اوس خدا
کی کہ نہین ہی کوئی معبود بحق مگر وہ کہ وہ واقف و دانا ظاہر و
باطن سی ہے اور روزی دہندہ و رحمت کنندہ ہی خداوندا

بهستیکی پناه مانگتا هون مین ساتهه تیری هر رنج وغم وبیماری ودرویشی
وخواری وذلت سی اور تمام بدبونسی جو کچهه که ظاهر هوئین او نمین سی
اور جو کچهه که پوشیده هین اور جب که نماز سی فارغ هوکر اوٹهی تو داهنی
جانب حرکت کری اور یهه مختصر وخلاصه تها که جو اس مقام پر مذکور هوا اور
باقی ادعیه وآداب کتب مبسوطه مین مرقوم هین مثل مقباس المصابیح
وغیرهم کی اور جبکه آدمی بالائی بام یا صحرا مین جاوی که اطراف آسمان وهان سی
نمایان هوون تو نظر کری اپنی داهنی جانب اور بائین جانب اور فوق سر
اور بعد ازان انگشت شهادت سی اشاره کری قبر مقدس حضرت امام
حسین علیه السلام کی جانب اور کهی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی سلام هو آپ پر ای حضرت ابو عبد الله ع
سلام هو آپ پر ای فرزند ارجمند رسول خدا السلام هو آپ پر اور رحمت
الٰهی اور برکتین اوسکی نازل هون آپ پر تو وه شخص ثواب حضرت کی
زیارت کا پاویگا اور جانب سمت قبله سی جب تهوڑا سا پهریگا تو وهی
جانب قبر حضرت امام حسین علیه السلام هی اور جسوقت که اپنی مکان سی
حرکت کری تو کهی بِسْمِ اللّٰهِ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ مَا
شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یعنی ابتدا کرتا هون مین نام خدا سی اور ایمان

لایا مین ساتهه معبود بحق کی اور توکل کیا اپنی جناب باری پر جو کچهه کہ بجا
خدا کی نهین طاقت و قوت مگر مدد سی اوسی خدا کی کہ جو متصف جمیع صفات
کمال سی ہی اور جب پاؤن اپنا رکاب مین رکهی تو بسم اللہ الرحمن
الرحیم کہی اور جب سوار ہو تو آیة الکرسی پڑہی بعد ازان کہی الحمد
للہ سُبحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَهٗ مُقرِنِینَ
وَاِنَّا اِلیٰ رَبِّنَا لَمُنقَلِبُونَ وَالحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ یعنی جمیع
حمد ثابت ہین خدا کی لئی تنزیہ کرتا ہون مین اوس خدا کا کہ جسنی مسخر تابع
کیا ہمارے لئی اس حیوان کی زبان کو اور نہ تہی ہم واسطی اوسکی توانائی و
طاقت دینی والی بدرستیکہ ہم طرف اپنی پروردگار کی ہر آئینہ بازگشت
کرنیوالی ہین اور جمیع حمد ثابت ہین واسطی اوس خدا کی کہ پروردگار تمام عالم کا
ہی تا کہ جمیع آفتون سی بفضل و رحمت الہی محفوظ رہی بعد ازان سب حاجتین
دنیا و آخرت کی خدا سی طلب کری کہ البتہ وہ بر آوینگی اور دوسری
روایت مین وارد ہوا ہی کہ قریب ظہر دو رکعت نماز پڑہی اور پہلی رکعت
مین سورہ اِنَّا اَنزَلنَاهُ اور دوسری رکعت مین سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی
بعد ازان سجدہ مین جاوی اور سو بار شُکرًا شُکرًا کہی پس حاجتین اپنی خدا
سی طلب کری اور مشہور علما مین یہی ہی کہ چوبیسوین ۲۴ تاریخ ماہ ذی الحجہ کی
وہ روز ہی کہ اوسمین جناب رسالتماب نی نصارای نجران کو طلب فرمایا

اور بوقت مباہلہ نصاریٰ اور اون لوگون نے قبول کیا اور حقیقت جناب
رسالتمآب کی ظاہر ہوئی اور روزہ اوس روز کا مستحب ہے اور غسل بھی
مستحب ہے اور نیم ساعت روز قبل زوال مثل نماز روز عید غدیر کے
نماز بھی مستحب ہے یعنی دو رکعت نماز ہر رکعت مین سورہ حمد اور دس بار
قل ہو اللہ اور دس بار انا انزلناہ اور دس مرتبہ آیۃ الکرسی ہم فیہا
خالدون تک پڑھنا چاہیے **خاتمہ** بیان مین تمام اون احکام
کے ہے کہ جو متعلق و مخصوص عورتون سے ہین اول یہ کہ ستر عورتین
مرد کو فقط پس و پیش یعنی عورتین کا پوشیدہ کرنا واجب ہی مگر عورت کو
موافق مذہب مشہور تمام بدن اور بالونکا پوشیدہ کرنا واجب ہے
بغیر دو ہاتون کے بند دست سے خواہ کف دست یا پشت دست اور بغیر
دو قدمون کے خواہ پشت پا ہو اور خواہ شکم پا اور اگر کوئی چیز پاؤن
سے حائل کرین تا شکم پا نمایان نہو تو احوط ہے اور مستحب ہے عورتونکو
نماز مین تین لباس پہننا ایک پیراہن اور ایک اورجامہ وسین ہین
پیرا اور ایک روپاک اور کنیز و نابالغہ لڑکی کو سر برہنہ نماز پڑھنا
جائز ہی دوسرے یہ کہ مردونکو نماز مین حریر و طلا کا لباس پہننا جائز نہین
اور عورتونکو جائز ہی تیسرے یہ کہ مردونکو مسجد مین نماز پڑھنا مستحب ہے
اور عورتونکو گھر مین بلکہ جس قدر مستور سے قریب ہے اوسقدر بہتر ہی تا اینکہ نماز پڑھنا

ادا ہین